عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جلد ۵
شمارہ ۲۳

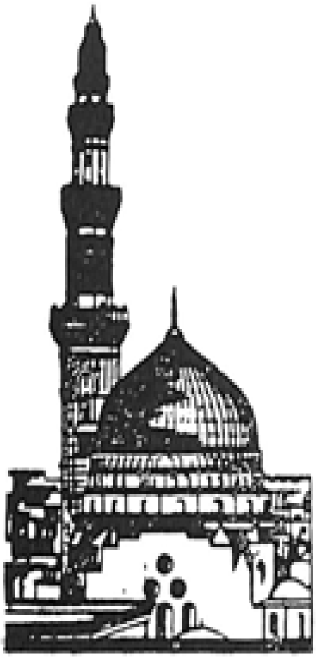

آپ کے یہ مرتبے اللہ اکبر یا نبی ﷺ

****

آپ ہیں رحمت کے بے پایاں سمندر یا نبی ﷺ
آپ میں سب حسن و خوبی کے ہیں گوہر یا نبی ﷺ

وہ طلوعِ مہر جیسا ہو گا منظر یا نبی ﷺ
آپ جب بھی ہوتے ہوں گے زیب منبر یا نبی ﷺ

آپ کے دم سے ملا ہے آدمیت کو وقار
آدمی ورنہ تھا اک مٹی کا پیکر یا نبی ﷺ !

آپ جیسا کوئی پہلے تھا نہ ہو گا حشر تک
آپ تھے بندوں میں ایسے بندہ پرور یا نبی ﷺ

دین و دنیا کی ہدایت گھومتی ہے جس کے گرد
آپ ہی کی ذات اقدس ہے وہ محور یا نبی ﷺ

ختم کر دی ہے رسالت آپ پر اللہ نے
آپ کے یہ مرتبے اللہ اکبر یا نبی ﷺ !

یا نبی ﷺ جتنی محبت کی کسی نے آپ سے
اس قدر دل ہو گیا اس کا منور یا نبی ﷺ !

آپ کے دیدار سے ہوتے رہے جو فیض یاب
آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم تھے کیا خوش مقدر یا نبی ﷺ

میرا دل گھبرا رہا ہے امتحان حشر سے
اسم اپنا نقش کر دیں، میرے دل پر یا نبی ﷺ

تشنہ کاموں کے بروزِ حشر کام آئیں گے آپ ﷺ
آپ ہوں گے ساقیِ تسنیم و کوثر یا نبی ﷺ !

اک نگاہِ لطف مجھ ناکارہ و ناچیز پر
التجا ہے یہ مری با دیدۂ تر یا نبی ﷺ !

پل صراط و کوثر و میزان پر، بہر خدا
دھیان رکھیئے گا امیں کا روزِ محشر یا نبی ﷺ

سید امین گیلانی
شیخوپورہ

(۲۶ اکتوبر ۸ بجے شب)

نوٹ:۔ اگر آپ کو خدا نے پاک گنبد خضریٰ پہ حاضری کی توفیق دے تو وہاں پڑھیئے !

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

جلد نمبر ۵	۳۰ ذیقعدہ تا ۶ ذی الحجہ ۔ ۸ تا ۱۴ اگست ۱۹۸۶ء	شمارہ نمبر ۱۰

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطۂ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۱۱۶۷۱

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے ——— ششماہی ۵۵/- روپے
سہ ماہی ۳۰/- روپے ——— فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز	۴۲۵ روپے
افریقہ	۳۷۵ روپے
یورپ	۳۷۵ روپے
وسطی ایشیا	۳۷۵ روپے
جاپان۔ ملائشیا	۳۷۵ روپے
سنگاپور	۳۷۵ روپے
جاپانا	۳۷۵ روپے
فی جی۔ نیوزی لینڈ	۳۷۵ روپے
آسٹریلیا	روپے
خلیجی ممالک	روپے

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ	ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری	قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاول پور	محمد اسماعیل شجاع آبادی
جھکڑ کلور کوٹ	حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی
ربوہ	شبیر احمد عثمانی
راولپنڈی	عبدالخالق علوی
پشاور	مولانا نور الحق نور
لاہور	رزاق طاہر
مانسہرہ	سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد
لیہ	حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان	محمد شعیب تھنگوی
کوئٹہ بلوچستان	فیاض حسن سجاد۔ نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ	عبدالمتین خالد
ملتان	عطاء الرحمان
سرگودھا	حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد سندھ	نذیر احمد بلوچ
گجرات	چوہدری محمد خلیل

سرپرستان ختم نبوت

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند	انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب	پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب	برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب	بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب	متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب	جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب	برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب	کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب	فرانس

بیرون ملک نمائندے

قطر	قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ	سرفراز احمد،
ڈوبئی	قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی	قاری وصیف الرحمٰن
لائبیریا	ہدایت اللہ
بارباڈوس	اسماعیل قاضی
کینیڈا	آفتاب احمد،
ٹرینیڈاڈ	اسماعیل ناخدا
برطانیہ	محمد اقبال،
اسپین	راجہ حبیب الرحمان
ڈنمارک	محمد ادریس
ناروے	غلام رسول
افریقہ	محمد زبیر افریقی
ماریشس	محمد اخلاص احمد
ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
بنگلہ دیش	محی الدین خان

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمان یعقوب باوا ——— طابع: کلیم الحسن نقوی ——— مطبع: انجمن پریس ——— مقام اشاعت: ۲۰/ اے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا

آج کا دور فتنوں کا دور ہے کوئی ایک فتنہ نہیں برساتی مینڈکوں کی طرح سینکڑوں فتنے ظاہر ہو چکے ہیں ہر فتنے کی یہ خواہش ہے کہ کسی طرح اسلام ختم ہو جائے مسلمان مٹ جائیں کہیں انکارِ حدیث کا فتنہ ہے کہیں الحاد و دہریت کا فتنہ ہے کہیں بغضِ صحابہؓ کا فتنہ ہے۔ کہیں انکارِ اہلِ بیتؓ کا فتنہ ہے کہیں تجدد پسندی کا فتنہ ہے جو اسلام کی اپنی من مانی تعبیر و تشریح کرتا ہے اور کہیں جھوٹی نبوت کا فتنہ ہے۔ اگرچہ یہ سارے فتنے خطرناک اور ملتِ اسلامیہ کے دشمن ہیں لیکن ان سب میں جھوٹی نبوت کا فتنہ سب سے زیادہ خطرناک ہے اس لئے کہ آج سے چودہ سو سال پہلے خود تاجدارِ ختمِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فتنے کی یوں نشاندہی فرمائی تھی۔

”قریب ہے کہ میری امت سے تیس دجال (اصلی دجال سے پہلے) اور کذاب پیدا ہوں گے۔ ان میں کا ہر ایک (دجال) یہ دعویٰ کرے گا کہ میں اللہ کا نبی ہوں (حالانکہ) میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید ارشاد فرمایا:

”میں آخری نبی ہوں اور (اے میری امت کے لوگو) تم آخری امت ہو۔“

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی اتنا واضح ہے کہ جس کے بعد کسی وضاحت یا تفصیل کی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی کہ وہ تیس دجال جو اصلی دجال سے پہلے آئیں گے وہ ”امتی نبی“ ہونے کا دعویٰ کریں گے۔ چنانچہ اس ارشادِ نبویؐ کی روشنی میں جب ہم گذشتہ صدی میں پنجاب کے علاقے سے ظاہر ہونے والے جھوٹے دجال مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی کو دیکھتے ہیں تو اس کے جہاں اور دعاوی ہیں ان سب میں بڑا دعویٰ یہی ہے کہ ”میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی“ اور پھر اس پر اکتفا نہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اس نے یہاں تک دعویٰ کیا ہے کہ؎

آدمم نیز احمد مختار | در برم جامۂ ہمہ ابرار

ایک جگہ اس نے یہاں تک بکواس کی ہے کہ یہ جو قرآن مجید میں محمد رسول اللہ والذین معہ آیا ہے اس کا مصداق بھی میں ہوں۔ (العیاذ باللہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے روحانی باپ اور آپؐ کی ازواجِ مطہراتؓ امت کی مائیں ہیں۔ ذرا سوچیئے! کہ اگر کوئی شخص کسی کو یہ کہے کہ میں تیرا جسمانی باپ ہوں تو ہماری غیرت کو جوش آئیگا یا نہیں؟ ہمارا خون کھول اٹھے گا یا نہیں۔ یقیناً ہم اسے برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ تو پھر سوچیے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارا تعلق جسمانی رشتوں سے زیادہ ہے بلکہ اس تعلق کے مقابلہ میں جسمانی رشتے کی کوئی اہمیت نہیں سمجھے اس لئے کہ قیامت کے دن جب نفسا نفسی کا عالم ہوگا وہاں ماں باپ، بھائی بہن اور سب رشتہ دار پہچاننے سے بھی انکار کردیں گے وہاں اگر کوئی رشتہ یا تعلق کام آئے گا تو وہ صرف تاجدارِ ختمِ نبوت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق اور محبت کا رشتہ ہے اب اگر آپؐ کی شانِ اقدس میں کوئی گستاخی کرے۔ آپؐ کی توہین کرے۔ آپؐ کی ہمسری بلکہ آپؐ سے بڑھ کر ہونے کا دعویٰ کرے تو ہماری غیرت کہاں سو جاتی ہے؟

---

۱۲ ربیع الاول کا دن ہمارے ملک میں بڑے جوش و خروش کے ساتھ منایا جاتا ہے اس دن سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک موضوع پر جلسے کیے جاتے ہیں۔ جلوس نکالے جاتے ہیں۔ نعت خوانی کے پروگرام رکھے جاتے ہیں اور میلاد کی محفلیں منعقد کی جاتی ہیں۔ ۱۲ ربیع الاول کے بعد پھر سارا سال چھٹی، ہم اس بحث میں ہرگز پڑنا نہیں چاہتے کہ یہ تمام امور جائز ہیں یا نہیں۔ لیکن ایک بات جسے ہم شدت سے محسوس کرتے ہیں اس کا اظہار کرنا اپنا اولین فرض سمجھتے ہیں اور وہ یہ کہ تاجدارِ دو عالم رحمۃ للعلمین

حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا۔ آپ کی شریعت آخری شریعت ہے۔ آپ پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید خدا کی آخری کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کی ذات میں تمام خوبیاں اور کمالات جمع فرما دیئے ہیں جو اور کسی میں نہیں۔ بانی دارالعلوم دیوبند حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہ اس بارے میں یوں اظہار خیال فرماتے ہیں ؎

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں ٭ ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

ایک اور شاعر یوں عشق و محبت کا اظہار کرتا ہے ؎

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری ! ! ! ٭ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

ہم اُس کالی کملی والے آقا کے امتی اور غلام ہیں۔ ہمیں چاہیئے تو یہ کہ ہم اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے زبانی محبت کا اظہار کرنے کی بجائے عملی محبت کا مظاہرہ کریں۔ آپؐ کی تعلیمات اور اسوۂ حسنہ کو اپنائیں۔ عبادات، معاملات، اخلاقیات اور دوسرے تمام امور میں آپؐ کی اتباع کریں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ کی عزت و ناموس کی طرف اگر کوئی زبان نکلے تو اسے گدی سے کھینچ لیں۔ اگر کوئی ہاتھ اٹھے تو اسے کاٹ دیا جائے۔ محبت کے اظہار کا یہی طریقہ نہیں کہ سال کے بعد اپنے مکانوں اور دکانوں کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور بجلی کے قمقموں سے سجا لیا جائے یا ایک دو دن جلسے کر لئے جائیں اور جلوس نکال لئے جائیں بلکہ حضورؐ کا سچا محب اور سچا عاشق وہ ہے کہ اگر حضورؐ کی عزت و ناموس کی خاطر جان مانگی جائے تو جان حاضر کر دے۔ مال مانگا جائے تو مال حاضر کر دے۔ مگر حضورؐ کی عزت و ناموس پہ کسی قسم کی آنچ نہ آنے دے۔ بقول شاعر ؎

جو جان مانگو تو جان حاضر جو مال مانگو تو مال حاضر
مگر یہ ہم سے نہ ہو سکے گا نبی کا جاہ و جلال دیے گے!

آج کے اس دور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرشد العلماء شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ، حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب مدظلہ، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری مدظلہ، حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر مدظلہ کی قیادت میں اس جھوٹے اور مکار فتنہ کی سرکوبی کیلئے نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا میں سرگرم عمل ہے۔ اس لئے آپ کی سیاسی وابستگی خواہ کسی کے ساتھ ہو اور آپ خواہ کسی مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہوں حضور تاجدار ختم نبوت حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ساتھ دیجئے۔ اور اگر

- آپ کے محلے، آپ کی بستی یا آپ کے شہر میں مجلس کی شاخ موجود نہیں ہے تو فوراً شاخ کیجئے۔
- اگر وہاں آس پاس فتنۂ قادیانیت موجود ہے تو آپ تقسیم کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان کے پتے پر خط لکھ کر لٹریچر طلب کیجئے!
- اگر وہاں جلسے کی صورت میں تبلیغ کی ضرورت ہے۔ تو آپ اپنے شہر میں جلسہ کے لئے دفتر کے پتہ پر خط لکھیئے۔
- ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان ہے جو امت مسلمہ کو قادیانی سازشوں سے آگاہ کرتا ہے اور پوری دنیا میں پہنچ رہا ہے۔ اگر وہ آپ کی بستی یا شہر میں نہیں آ رہا تو چند دوست مل کر اس کی ایجنسی قائم کریں اور اسکی اشاعت میں بھر پور حصہ لیں۔
- قادیانی اگر کہیں ارتداد پھیلا رہے ہوں تو آپ فوراً مرکزی دفتر کو اطلاع دیں۔
- اگر آپ کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا ہے تو اس میں سے کچھ حصہ ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے وقف کر دیجئے۔

بہر حال ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے اور ہمیں چاہیئے کہ اس ذمہ داری کو پورا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلوص نیت سے اس محاذ پر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

ہنگامہ آرائی اور قتل و غارتگری کا انجام کیا ہوگا؟

گذشتہ دنوں مہاجر قومی موومنٹ کا حیدر آباد میں جلسہ تھا کراچی سے ایک بہت بڑا قافلہ اس جلسہ میں شرکت کے لئے روانہ ہوا تو سہراب گوٹھ میں ایک ہنگامے کے پیش نظر گولی چل گئی جس سے کئی افراد جاں بحق ہو گئے، جس کے بعد بہت سے علاقوں میں کرفیو لگ گیا۔ افواہوں پر ہم یقیناً نہیں (باقی صفحہ ۲۱ پر دیکھیں)

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

فضائل صدقات

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے فائدے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوریؒ

حضرت زین العابدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد ہے کہ جو شخص مال خرچ کرنے کے واسطے طلب کرنے والے کا انتظار کرے وہ شخص سخی نہیں، سخی وہ ہے جو اللہ کے حقوق کو از خود اس کے نیک بندوں تک پہنچائے اور ان سے شکریہ کا امیدوار نہ ہو۔ اس لیے کہ اس کو اللہ کے ثواب پر کامل یقین ہو۔ (احیاء)

(۵) "جنت کے خوشے ان کے مطیع ہوں گے" کا مطلب یہ ہے کہ وہاں کی خواہش کے تابع ہوں گے، حضرت براء بن عازب رضؓ کہتے ہیں کہ جنتی لوگ جنت کے پھلوں کو کھڑے لیٹے جس حال میں چاہیں گے کھا سکیں گے۔

مجاہدؒ کہتے ہیں کہ وہ لوگ اگر کھڑے ہوں گے تو وہ پھل اوپر کو ہو جائیں گے اور وہ لوگ اگر بیٹھے ہوں گے تو وہ جھک جائیں گے اور اگر وہ لیٹیں گے تو وہ اور زیادہ جھک جائیں گے دوسری روایت میں ان سے نقل کیا گیا کہ جنت کی زمین چاندی کی ہے اور اس کی مٹی مشک ہے اور اس کے درختوں کی جڑیں سونے کی ہیں اور ان کی ٹہنیاں اور پتے موتیوں کے اور زبرجد کے ہیں۔ جن کے درمیان پھل لگے ہوتے ہیں۔ اگر وہ کھڑے ہوتے کھانا چاہیں گے تو کوئی دقت نہیں۔ بیٹھ کر یا لیٹ کر کھانا چاہیں گے تو وہ اس کی بقدر جھک جائیں گے۔

(۶) "چاندی کے شیشوں" کا مطلب یہ ہے کہ چاندی سے ایسے بنائے جائیں گے جیسا کہ شیشہ ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر دنیا میں تو چاندی کو لے کر اس قدر باریک کرے کہ مکھی کے پر کے برابر باریک کر دے جب بھی اس کے اندر کا پانی نظر نہ آئے گا۔ لیکن جنت کے آبخورے چاندی کے ہو کر شیشے کی طرح صاف ہوں گے۔ دوسری روایت میں ہے کہ جنت کی ہر چیز کا نمونہ دنیا میں ہے۔ لیکن چاندی کے ایسے آبخوروں کا نمونہ دنیا میں نہیں ہے۔ قتادہؒ کہتے ہیں کہ اگر ساری دنیا کے آدمی جمع ہو کر چاندی کا ایسا برتن بنا دیں جس میں شیشہ کی طرح سے اندر کی چیز نظر آئے تو نہیں بنا سکتے (در منثور)

حضرت ابن عباس رضؓ کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان آیات کا شان نزول حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا درج ذیل واقعہ ہے اور متعدد واقعات کا کسی آیت کا شان نزول ہونا کوئی مستبعد بات نہیں۔ بسا اوقات ایسا ہوا ہے کہ ایک زمانہ میں چند واقعات پیش آئے۔ اس زمانہ میں کوئی آیت شریفہ نازل ہوئی تو وہ آیت شریفہ سب واقعات کے متعلق ہو سکتی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا گیا کہ حضرت حسن رضؓ، حضرت حسین رضؓ ایک مرتبہ بہت بیمار ہو گئے، تو حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نذر مانی کہ اگر یہ تندرست ہو جائیں تو شکرانہ کے طور پر تین تین روزے دونوں حضرات رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دونوں صاحبزادوں کو صحت ہو گئی، ان حضرات نے شکرانہ کے روزے رکھنے شروع فرمائیے، مگر گھر میں نہ سحر کے لیے کچھ نہ تھا۔ نہ افطار کے لیے، فاقہ پر روزہ شروع کر دیا صبح کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک یہودی کے پاس تشریف لے گئے۔ جس کا نام شمعون تھا کہ اگر تو کچھ اون دھاگہ بنانے کے لیے اجرت پر دیدے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اس کام کو کر دے گی۔ اس نے اون کا ایک گٹھر تین صاع جو کی اجرت طے کر کے دے دیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس میں سے ایک تہائی کاتا اور اجرت کے جو لے کر ان کو پیسا اور پانچ نان اس کے تیار کیے، ایک ایک اپنا میاں بیوی کا، دو دونوں صاحبزادوں کے اور ایک باندی کا جس کا نام فضہ تھا۔ روزہ میں دن بھر کی مزدوری اور محنت کے بعد جب حضرت کرم اللہ وجہہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھ کر لوٹے اور کھانا کھانے کیلئے دسترخوان بچھایا گیا، حضرت علی رضؓ نے ٹکڑا توڑا ہی تھا کہ ایک فقیر نے دروازہ سے آواز دی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والو! میں ایک فقیر مسکین ہوں، مجھے کھانا دو۔ اللہ جل شانہٗ تمہیں جنت کے دسترخوان سے کھانا کھلائے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ہاتھ روک لیا، حضرت فاطمہ رضؓ سے مشورہ کیا انہوں نے فرمایا ضرور دے دیجئے، وہ سب روٹیاں اس کو دیدیں اور گھر والے سب کے سب فاقہ سے رہے، اسی حال میں دوسرے دن کا روزہ شروع کر دیا، دوسرے دن پھر حضرت فاطمہ رضؓ نے دوسری تہائی اون کی کاتی اور ایک صاع جو کا اجرت لے کر اس کو پیسا روٹیاں پکائیں اور جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھ کر تشریف لائے اور سب کے سب کھانے کے لیے بیٹھے تو ایک یتیم نے سوال کیا اور اپنی تنہائی اور فقر کا اظہار کیا۔ ان حضرات نے اس دن کی روٹیاں اس کے حوالے کر دیں اور خود پانی پی کر تیسرے دن کا روزہ شروع کر دیا۔ اور صبح کو حضرت فاطمہ رضؓ نے اون کا باقی حصہ کاتا اور ایک صاع جو کا رہ گیا تھا اس کو پیسا روٹیاں پکائیں اور مغرب کی نماز کے

باقی صفحہ ۲۷ پر

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

سراج منیر کا طلوع

چوہدری افضل حق مرحوم

یٰٓاَیُّہَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاہِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا

وجدان نے چودہ سو سال کی اُلٹی زقند لگا کر پہلے زمانہ کے واقعات کو تخیل کی نظر سے دیکھا۔ دُنیا بداعمالیوں سے ظلمت کدہ بنی ہوئی تھی۔ کفر کی کالی گھٹا ہر طرف تُلی کھڑی تھی۔ عصیاں کی بجلیاں آسمان پر کوندتی تھیں نیکی نفس کی طغیانیوں میں گھری ہوئی تھر تھر کانپ رہی تھی۔ راہِ راست سے بھٹکی ہوئی اِس اور یا کی حالت میں اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی کہ کہیں روشنی کی کرن پھوٹے اور اسے سلامتی کی راہ مل جائے وہ کفر کے اندھیرے میں ڈرتے ڈرتے قدم اُٹھا رہی تھی۔ دیکھو وہ چند قدم چل کر رُک گئی۔ سرِ راہ دو زانو ہو کر عالمِ یاس میں سینے پر ہاتھ باندھے گردن جھکائے مصروفِ دُعا ہو گئی۔ اور نہایت عجز اور الحاح سے بولی۔ اے نُورِ ظلمت کے پروردگار! میں غریب اس پُر ہول اندھیرے میں کب تک بھٹکتی پھروں۔ اے آقا! اپنے کرم سے اس نُور کا ظہور کر جو ظلمت کدۂ دہر کو منور کر دے۔ وہ نُور پیدا کر جو بے بصر کو طاقتِ دید بخشے۔ اس نے آمین آمین کہہ کر سر جھکایا۔ یک بیک اُس کے دل میں خوشی کی لہر اُٹھی اور اُس کے رخسار تو شگفتہ گلاب کی پنکھڑیوں کی طرح شاداب نظر آنے لگے کیوں کہ اُسے قبولیتِ دُعا کا القا ہو رہا تھا پھر اُس نے آہستہ آہستہ ستاروں سے روشن آنکھیں اُٹھائیں۔ کفر کی گھٹائیں چھٹ رہی تھیں۔ افقِ مشرق پر صبح کی کہانی سے زیادہ دلکش پو پھٹ رہی تھی۔ آفتابِ ہدایت کے طلوع کی تیاریاں ہو رہی تھیں!

۲۰ر اپریل ۵۷۱ء مطابق ۹ ربیع الاول دوشنبہ کی مبارک صبح کو قدسی آسمان پر جگہ جگہ سرگوشیوں میں مصروف تھے کہ آج دُعائے خلیل اور نویدِ مسیحا مجسم بن کر دُنیا میں ظاہر ہو گی حُوریں جنت میں تزئینِ حسن کے بیٹھی تھیں کہ آج صبح کائنات کا غازہ نمودار ہو گا جس کے عالمِ وجود میں آتے ہی شرک اور کفر کی ظلمت کافور ہو جائے گی لوگ اپنے پروردگار کو جاننے لگیں گے نسل اور خون کے امتیاز کی لعنت مٹ جائے گی۔ غلام اور آقا ایک ہو جائیں گے۔ شبنم نے عالمِ ملکوت کی ان باتوں کو سُنا اور یہ پیغامِ مسرت کرۂ ارض کے کانوں تک پہنچا دیا۔ وہ خوشی سے پھول گئے۔ کلیاں مُسکرانے لگیں۔ دن کے وقت بیچ ابی آمنہ کے بطن سے وہ لعلِ جہاں تاب پیدا ہوا جس کے لئے قعرِ ذلت میں گری ہوئی انسانیت کو اُٹھانا، غریب اور غلام کو بڑھانا، عورت کو مرد کے برابر کر دکھانا ازل سے مقدر ہو چکا تھا۔

وہ نومولود زچہ خانہ میں مُسکرایا۔ اس کائنات ارضی کا ذرّہ ذرّہ فضائے ملکوت میں بھی مسرت کی لہر دوڑ گئی کیونکہ دُنیا کو سچی خوشی کا سبق اس سے ملنے والا تھا۔ کفر سجدہ میں گر گیا ادیانِ باطلہ کی نبضیں چھوٹ گئیں۔ عبداللہ کا بیٹا آمنہ کا جایا جو دُنیا میں کیا آیا دُنیا پر مستقل ترقی کے دروازے کھل گئے۔ کائنات کی خوابیدہ! قوتیں بیدار ہو کر مصروفِ عمل ہو گئیں۔ انسانیت کی تعمیر اخوت و مساوات کی خوشگوار بنیادوں پر شروع ہوئی۔ متلاشیانِ حق کو ایسا عرفانِ الٰہی عطا ہوا کہ ماسوی اللہ کا خوف خود بخود دل سے جاتا رہا۔

عبدالمطلب کو جب معلوم ہوا کہ عقل و اخلاق کی حسنِ کمال نے انسانی پیکر اختیار کر لیا ہے تو دل نے دُعاؤں کی پرورش کی اس خیال سے کہ یہ مولود انسان کا ممدوح ہے اس کا نام محمدؐ رکھا۔ انسانیت کے اس کمال کا عالمِ وجود میں آنا انسانوں کے لئے کس قدر باعثِ برکت ہوا اس کا حال دُنیا میں پھیلی ہوئی روشنیٔ علم اور ترقی تہذیب سے پوچھو مسلمان اس دن کو یاد کر کے جتنا مسرور ہو کم ہے۔ کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم نے دُنیا کو مسرتوں سے بھر دیا لیکن مسلمانوں نے اِس خوشگوار یاد کو دل میں تازہ رکھنے کے لئے کیا کیا؟ مولود پڑھا، نعتیں سُن کر رات آنکھوں میں کاٹی لیکن جب عین نمازِ فجر کا وقت ہوا تو سو گئے ہمارے ملک میں میلاد کی محفلوں پر اربوں رُپے صرف ہوئے۔ مگر مسلمانوں کے پاس اپنی اور انسانیت کی تعمیر کے لئے پائی تک نہیں۔ کاش! مسلمان اس دن اپنے چندوں سے تربیتِ اطفال کے لئے مرکز قائم کریں تاکہ اولوالعزم بچے پیدا ہوں جو تعلیمِ اسلام کو عام کریں اور دُنیا سے اپنا لوہا منوائیں۔ دُنیا کے سب سے بڑے خادم کی یاد تعمیری کام سے منانی چاہیے۔ صرف نعتیں پڑھ دینے سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو تقویت نہیں پہنچ سکتی۔ باتوں سے نہیں عمل سے اسلام کا بول بالا کرو۔ مخلوق کی خدمت کے لئے مواقع تلاش کرو!

بچے کی صحت کی حفاظت ماں باپ کا مقدس فرض ہے توانا جسم تندرست رُوح کا مسکن ہوتا ہے۔ جب جسم توانا اور رُوح تندرست ہو تو ارادہ دُنیا کو مسخر کرنے نکلتا ہے ورنہ عزم چند قدم چل کر تھک کے دستہ پر بیٹھ جاتا ہے اور تیز رو مسافران کو حسرت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اہلِ یورپ کی فتح کا ایک اہم سبب اُن کی قوتِ برداشت ہے۔ جنگ

إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ

کی قوت کا انحصار تربیتِ اطفال پر تھا۔ ملک کا دستور تھا کہ قصبات کی بیبیاں بچہ پیدا ہوتے ہی دیہات میں اس کی پرورش کا انتظام کرتی تھیں تاکہ کھلی ہوا اور آزاد فضا میں جسم کی مناسب نشوونما ہو سکے اور اُن میں مردانگی کے جوہر پیدا ہوں اور وہ جوان ہو کر دشمن کے سامنے سر نہ جھکا دیں۔

آپؐ کی والدہ آمنہ نے پیدائش کے دو تین روز بعد دودھ پلانے کے لئے آپؐ کو ابولہب کی لونڈی ثویبہ کے سپرد کر دیا کچھ دنوں کے بعد حسبِ دستور قبیلہ ہوازن کی عورتیں شہر میں آئیں تاکہ کوئی بچہ اُجرت پر دودھ پلانے کو مل جائے۔ اِن عورتوں میں سے مائی حلیمہ، بی بی آمنہ کے گھر آئیں۔ آنحضرتؐ کو یتیم جان کر سوچ میں پڑ گئیں۔ تقدیر نے کہا، حلیمہ گدڑی کو نہ دیکھ لعل کو دیکھ۔ دین و دولت کو چھوڑ کر خالی ہاتھ نہ جا۔ اس کے نام سے تیرا نام رہے گا۔ اس کی دایہ بن اور دنیا میں عزت حاصل کر!

بی بی آمنہ نے جب اپنے لختِ جگر کو مائی حلیمہ کے سپرد کیا ہوگا بیٹے کی جدائی کے تصور نے قلب میں قلق کے کتنے طوفان اٹھائے ہوں گے۔ مگر آزاد قوم کی بہادر عورتیں بچوں کی جدائی برداشت نہ کریں۔ تو اپنی نسل میں غلامی اور ادبار کا درد چھوڑ جائیں۔ جو مائیں غم کے آنسو بہا کر بچوں کو تربیت گاہوں اور جنگ پیکار کے میدانوں میں جانے سے روکتی ہیں اُنہیں قدرت فرزند کی کامیاب واپسی پر خوشی کے آنسو بہانے کا موقع نہیں دیتی۔ مائی حلیمہ بچے کو لے چلی۔ بی بی آمنہ نے نورِ نظر کے صحت و سلامتی سے واپس لوٹنے کی دعائیں مانگیں۔

جو موتی ریت کی تہ میں پائے جاتے ہیں، در شہوار بنتے ہیں۔ مٹی اور پتھر میں رُلنے والے ہیرے کوہِ نور کہلاتے ہیں۔ غریب بچوں کے لئے قدرت کی یہ تسلیاں ہیں۔ محمد حلیمہ کی گود سے نکل کر زمین پر بیٹھنے کی سعی کرتے ہیں۔ حلیمہ! انہیں سخت زمین پر کھیلنے اور اُٹھ اُٹھ کر گرنے سے نہ روک۔ ان کے ارادہ میں پختگی پیدا ہونے دے تاکہ انکی عزیمت کے سامنے دنیا پانی اور پتھر موم ہو جائے۔ انہیں زمین پر کھیلنے دے۔

فالیزوں پر لوٹنے والے بچے ارادے کے مضبوط ہوتے ہیں:

دیکھیں سعید فطرت بچہ قدرت کے مکتب میں تعلیم پاتا ہے۔ اب پانچ برس کی عمر ہے۔ رضاعی بہن شیما کے ساتھ جنگل بھیڑ بکریوں کے پیچھے پھرتا ہے اور انہیں گھر میں واپس لانے میں مدد دیتا ہے۔ جب کسی بھیڑ بکری کو گھیر کر واپس لاتا ہے تو اُسے دُنیا مسرت سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

کھلی ہوا اور بکریوں کے پیچھے دوڑ دھوپ نے بچے کے ہاتھ پاؤں مضبوط کر دیئے ہیں۔ جب چھ برس کے بعد بچہ لوٹا تو ماں نازک پودے کو مضبوط پا کر باغ باغ ہو گئی۔ کیونکہ مضبوط بازو ہی تو بچے کی آئندہ کامرانیوں کے عنوان ہیں۔ پاکباز بیوہ خوشی کے زمانے میں کیوں زیادہ روتی ہے۔ ظاہری آنکھ جہاں خوشی کے نظاروں میں مصروف ہوتی۔ فوراً ہی سرتاج کی یاد تازہ ہو گئی جس کے خاک میں منہ چھپانے کے بعد سینہ آرزوؤں کا مزار بن جاتا ہے۔ بی بی آمنہ کے دل میں فرزند نے خاوند کی یاد تازہ کر دی۔ بیوہ کے سوا کون جانتا ہے کہ خاوند کے مرقد میں کتنی کشش ہوتی ہے۔ شوہر کی موت کے بعد بیوہ کے لئے اس سے زیادہ خوشی اور اطمینان کی بات کیا ہے۔ کہ وہ اس کی چھوڑی ہوئی نشانی کو لے کر خاوند کی قبر کے سرہانے کھڑی ہو اور آنسوؤں کے موتی نذر کرے۔

آمنہ چھ برس کے یتیم بچے کو ہمراہ لے کر خاوند کی قبر کی زیارت کو گئیں۔ مہینہ سے زائد مدینہ میں اپنے میکے رہیں۔ کسی سیرت نگار نے ذکر نہیں کیا کہ کتنی دفعہ اپنے جگر گوشہ کو ساتھ لے کر آمنہ آنسوؤں کا انمول تحفہ نذر چڑھانے مرقدِ محبت پر حاضر ہوئیں۔ اور کتنی دیر دل کے ٹوٹے ہوئے آبگینوں کو مرقد کی مٹی میں رُلاتی رہیں۔ ہاں صرف اتنا بتایا ہے کہ عمر میں جوان، غم میں بوڑھی بیوہ واپسی پر مقام ابوا میں انتقال فرما گئیں۔

آمنہ کی لونڈی اُمِ ایمن اپنے یتیم آقا اور دو جہان کے

سردار کو لے کر مکہ آئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دادا کے سایۂ عاطفت میں پرورش پانے لگے۔ دو سال بعد آپؐ کے دادا عبدالمطلب بیاسی برس کی عمر میں اس ملکِ فانی سے جہانِ جاودانی کو سدھار گئے۔ آنحضرتؐ فرطِ محبت سے غم کے آنسو روئے۔ باپ کے بعد ماں، ماں کے بعد اب دادا بھی وہاں جاتے ہیں جہاں سے لوٹ کر کوئی نہیں آیا۔ ان کو چھوڑ کر جانے والوں کے لئے آنسو بہانے کے سوا انسان کے بس میں اور ہے بھی کیا۔ اس جہان سے جانے والو! تمہارے لئے رونا بھی فضول اور بن روئے رہنا بھی ناممکن!

عبدالمطلب نے مرتے وقت اس گنجِ گراں مایہ کو اپنے بیٹے ابوطالب کے سپرد کیا۔ ابوطالب نے تمام عمر اسے جان سے لگائے رکھا اور اپنی عمر کے تجربے اور تدبیریں اس کی حفاظت کے لئے وقف کر دیں۔ ایسا کیوں نہ ہوتا۔ ابوطالب جناب عبداللہ کے ماں جائے بھائی تھے۔ جوانا مرگ بھائی کی تازہ کا صدمہ بھتیجے کو دیکھ کر دور ہو جاتا تھا۔

ابوطالب کثیر الاولاد اور قلیل المال تھے۔ اس لئے آنحضرتؐ کو بکریاں چرانے پر لگا دیا گیا۔ یہ پیشہ اکثر نیک لوگوں کے لئے بابرکت ثابت ہوا ہے۔ یہ دین و دنیا کی فتح مندیوں کی تمہید ہے۔ گلہ بانی جہاں بانی کا دیباچہ اس لئے ... جہاں جہاں ... لئے قوتیں مضبوط ہوتے ہیں۔ ... دشمنی کی محبت میں جان لڑا دینے کا جذبہ پختہ ہو کر انسان کی بے پایاں محبت کے احساس میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ نبوت کا حقدار اور نیکی کا حامل وہی ہے جو مخلوق کی محبت میں سرشار ہو کر ان تمام عناصر کو فنا کرنے کی قابلیت رکھتا ہو۔ جو اُس کی ترقی اور خوشی میں حائل ہیں۔ اس کے جسم اور روح کی بالیدگی قوموں کی رہنمائی کی ذمہ داری اٹھا سکے۔ جسم اور روح کی ترقیوں کی حدِ کمال کا نام ہی پیغمبری ہے۔

> **وہ نومولود زچہ خانہ میں مسکرایا اس کائنات ارضی کا ذکر کیا**
> **فضائے ملکوت میں بھی مسرت کی لہر دوڑ گئی**

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

۱۲ ربیع الاول

سرکارِ دوعالم، رحمۃ للعلمین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت

از قلم: شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی — تلخیص: محمد حنیف ندیم

سرورِ عالم سید ولد آدم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلم وشرف وکرم واقعۂ فیل کے پچاس یا پچپن روز کے بعد بتاریخ ۸ ربیع الاول یوم دوشنبہ مطابق ماہ اپریل ۵۷۰ء کو مکہ مکرمہ میں صبح صادق ابوطالب کے مکان میں پیدا ہوئے۔ ولادت باسعادت کی تاریخ میں مشہور قول تو یہ ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ ربیع الاول کو پیدا ہوئے لیکن جمہور محدثین اور مورخین کے نزدیک راجح اور مختار قول یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ۸ ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔ عبداللہ بن عباس اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم سے بھی یہی منقول ہے اور اسی قول کو علامہ قطب الدین قسطلانی نے اختیار کیا ہے۔

(۱) عثمان ابن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ، فاطمہ بنت عبداللہ فرماتی ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت آمنہ کے پاس موجود تھی تو اس وقت یہ دیکھا کہ تمام گھر نور سے بھر گیا اور دیکھا کہ آسمان کے ستارے جھکے آتے ہیں۔ یہاں تک کہ مجھ کو یہ گمان ہوا کہ یہ ستارے مجھ پر آگریں گے۔

(۲) عرباض بن ساریہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے ولادت باسعادت کے وقت ایک نور دیکھا جس سے شام کے محل روشن ہوگئے۔ یہ روایت مسند احمد اور مستدرک حاکم میں مذکور ہے۔

(۳) اور ایک روایت میں ہے کہ بصریٰ کے محل روشن ہوگئے۔ منکشفہ: ستاروں کا زمین کی طرف جھک آنے میں اس طرف اشارہ تھا کہ اب عنقریب زمین سے کفر اور شرک کی ظلمت اور تاریکی دور ہوگی اور انوار و ہدایت سے تمام زمین روشن اور منور ہوگی۔

کعب احبار سے منقول ہے کہ کتب سابقہ میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی یہ شان ذکر کی گئی ہے۔

محمد رسول اللہ	محمد اللہ کے رسول کی ولادت
مولدہ بمکۃ ومہاجرہ	مکہ میں ہوگی اور ہجرت مدینہ میں
بیثرب وملکہ بالشام	ہوگی اور ان کی حکومت اور سلطنت شام میں ہوگی۔

یعنی مکہ سے کر شام تک تمام علاقہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کی زندگی میں اسلام کے زیر نگیں آجائے گا چنانچہ شام آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی زندگی میں فتح ہوا۔ عجب نہیں کہ یہی وجہ ہو ولادت باسعادت کے وقت شام کے محل دکھلائے گئے ہوں اور بصریٰ جو ملک شام کا ایک شہر ہے کہ وہ خاص طور پر اس لیے دکھلایا گیا ہے کہ علاقہ شام میں سب سے پہلے بصریٰ ہی میں نور نبوت اور نور ہدایت پہنچا ہے اور ممالک شام میں سب سے پہلے بصریٰ ہی فتح ہوا۔

اور عجب نہیں کہ شام کے محل اس لیے بھی دکھلائے گئے ہوں کہ مجموعہ چالیس کے تیس ابدال کہ جو تیس کے تیس قدم ابراہیمی پر ہیں ان کا مرکز اور مستقر شام ہی ہے۔ نسبت دوسرے ممالک کے ملک شام خاص طور پر انوار و برکات کا معدن اور منبع ہے۔ اس لیے ولادت باسعادت کے وقت شام کے محل دکھلانے میں اس طرف اشارہ تھا کہ ملک نور نبوت کا خاص طور پر تجلی گاہ ہوگا۔ اور اسی وجہ سے آپ کو اولاً مکہ مکرمہ سے شام یعنی مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی گئی۔

کما قال تعالیٰ

سبحٰن الذی اسریٰ	پاک ہے وہ ذات جس نے
بعبدہٖ لیلاً من	اپنے بندہ کو مسجد حرام سے
المسجد الحرام الی	مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی کہ
المسجد الاقصیٰ	جس کے گرد ہم نے برکتیں
الذی بارکنا حولہٗ	بچھا دی ہیں۔

جس سے صاف ظاہر ہے کہ ملک شام میں جو کہ مسجد اقصیٰ اور گرد واقع ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص برکتوں کو وہاں بچھا دیا ہے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے جب عراق سے ہجرت فرمائی تو شام ہی کی طرف فرمائی اور قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا آسمان سے نزول بھی شام ہی میں جامع دمشق کے منارۂ شرقیہ پر ہوگا۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ السلام نے بھی قیامت کے قریب شام کی ہجرت کی ترغیب دی ہے (رواہ الحاکم وابن حبان)

(۴) یعقوب بن سفیان باسناد حسن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ہیں کہ ایک یہودی مکہ میں بغرض تجارت رہتا تھا۔ جس شب میں آپؐ پیدا ہوئے تو مجلس میں قریش سے یہ دریافت کیا کہ اس شب میں کوئی لڑکا پیدا ہوا ہے۔ قریش نے کہا ہم کو معلوم نہیں۔ یہودی نے کہا کہ اچھا ذرا تحقیق کرکے آؤ آج کی شب میں اس امت کا نبی پیدا ہوا ہے۔ اس کے دونوں شانوں کے درمیان ایک علامت ہے (یعنی مہر نبوت) وہ دو رات تک دودھ نہ پیے گا۔ لوگ فوراً اس مجلس سے اٹھے اور اس کی تحقیق کی۔ معلوم ہوا کہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے لڑکا ہوا ہے۔ یہودی نے کہا کہ مجھ کو بھی چل کر دکھلاؤ۔ یہودی نے جب دونوں شانوں کے درمیان کی علامت (مہر نبوت) کو دیکھا تو بے ہوش ہوکر گر پڑا۔ جب ہوش آیا تو کہا کہ نبوت بنی اسرائیل سے چلی گئی۔ اے قریش واللہ یہ مولود تم پر ایک ایسا حملہ کرے گا کہ جس کی خبر مشرق سے لے کر مغرب تک پھیلے گی۔ حافظ عسقلانی نے کہا کہ اس روایت کی سند حسن ہے اور اس واقعہ کے نظائر

إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَام

اور شواہد ہیں جن کی شرح اور تفصیل طویل ہے ۔

ایوان کسریٰ کے چودہ کنگروں کا گرنا اور نہر ساوہ کا خشک ہو جانا

(۵) اسی شب میں یہ واقعہ پیش آیا کہ ایوان کسریٰ میں زلزلہ آیا جس سے محل کے چودہ کنگرے گر گئے ۔ اور فارس کا آتشکدہ جو ہزار سال سے مسلسل روشن تھا وہ بجھ گیا اور دریائے ساوہ خشک ہو گیا ۔ جب صبح ہوئی تو کسریٰ نہایت پریشان تھا ۔ شاہانہ وقار اس کے اظہار سے مانع ہو رہا تھا ۔ بالآخر وزراء اور ارکان دولت کو جمع کر کے دربار منعقد کیا ۔ اثناء دربار ہی میں یہ خبر پہنچی کہ فارس کا آتش کدہ بجھ گیا ہے ۔ کسریٰ کی پریشانی میں اور اضافہ ہو گیا ۔ ادھر سے موبذان نے کھڑے ہو کر کہا کہ اس رات میں نے یہ خواب دیکھا ہے ۔ کہ سخت اونٹ عربی گھوڑوں کو کھینچے لے جا رہے ہیں ۔ اور دریائے دجلہ سے پار ہو کر تمام ممالک میں پھیل گئے ۔ کسریٰ نے موبذان سے پوچھا کہ اس خواب کی تعبیر کیا ہے موبذان نے کہا کہ شاید عرب کی طرف سے کوئی عظیم الشان حادثہ پیش آئے گا ۔ کسریٰ نے تشفی اور اطمینان کی غرض سے نعمان بن منذر کے نام ایک فرمان جاری کیا کہ کسی بڑے عالم کو میرے پاس بھیجو جو میرے سوالات کا جواب دے سکے ۔

نعمان بن منذر نے ایک جہاندیدہ عالم ، عبدالمسیح غسانی کو روانہ کر دیا ۔ عبدالمسیح جب حاضر دربار ہوا تو بادشاہ نے کہا کہ میں جس چیز کو تم سے پوچھنا چاہتا ہوں کیا تم کو اس کا علم ہے ۔ عبدالمسیح نے کہا کہ آپ بیان فرمائیں اگر مجھ کو معلوم ہو گا تو میں بتلا دوں گا ورنہ جاننے والے کی طرف راہنمائی کر دوں گا ۔ بادشاہ نے تمام واقعہ بیان کیا ۔ عبدالمسیح نے کہا کہ غالباً اس کی تحقیق میرے ماموں سطیح سے ہو سکے گی جو آجکل شام میں رہتے ہیں ۔

کسریٰ نے عبدالمسیح کو حکم دیا کہ تم خود اپنے ماموں سے اس کی تحقیق کر کے آؤ ۔ عبدالمسیح اپنے ماموں سطیح کے پاس پہنچا تو سطیح اس وقت نزع کی حالت میں تھا ۔ مگر ہوش ابھی باقی تھے ۔ عبدالمسیح نے جا کر سلام کیا اور کچھ اشعار پڑھے ۔ سطیح نے جب عبدالمسیح کو اشعار پڑھتے سُنا تو عبدالمسیح کی طرف متوجہ ہوا

اور یہ کہا کہ عبدالمسیح تیز اونٹ پر سوار ہو کر سطیح کے پاس پہنچا جبکہ وہ مرنے کے قریب ہے ۔ تجھ کو بنی ساسان کے بادشاہ نے محل کے زلزلہ اور آتش کدہ کے بجھ جانے اور موبذان کے خواب کی وجہ سے بھیجا ہے کہ سخت اونٹ عربی گھوڑوں کو کھینچے لے جا رہے ہیں اور دجلہ سے پار ہو کر تمام بلاد میں پھیل گئے ہیں ۔ اے عبدالمسیح خوب سن لے جب کلام الٰہی کی تلاوت کثرت سے ہونے لگے اور صاحب عصا ظاہر ہو اور وادی سماوہ رواں ہو جائے اور دریائے ساوہ خشک ہو جائے اور فارس کی آگ بجھ جائے تو سطیح کے لیے شام شام نہ رہے گا ۔ بنی ساسان کے چند مرد اور چند عورتیں بقدر کنگروں کے بادشاہت کریں گے اور جو شے

آنے والی ہے وہ گویا کہ آ ہی گئی ۔ یہ کہتے ہی سطیح مر گیا ۔ عبدالمسیح واپس آیا اور کسریٰ سے تمام ماجرا بیان کیا کسریٰ نے سن کر یہ کہا کہ چودہ سلطنتوں کے گذرنے کے لیے ایک زمانہ چاہیے ۔ مگر زمانے کو گذرتے کیا دیر لگتی ہے ۔ دس سلطنتیں تو چار ہی سال میں ختم ہو گئیں اور باقی چار سلطنتیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت تک ختم ہو گئیں ۔ حافظ ابن سید الناس رحمتہ اللہ علیہ نے اس واقعہ کو عیون الاثر میں اپنی طویل سند کے ساتھ ذکر کیا ہے ۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مختون اور ناف بریدہ پیدا ہوئے ۔ عبدالمطلب کو یہ دیکھ بہت تعجب ہوا اور یہ کہا کہ البتہ میرے اس بیٹے کی بڑی شان ہو گی ۔

اسحاق بن عبداللہ حضرت آمنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب پیدا ہوئے تو نہایت نظیف تھے اور پاک صاف تھے ۔ جسم اطہر پر کسی قسم کی آلائش نہ تھی ۔

عقیقہ اور تسمیہ

ولادت کے ساتویں روز عبدالمطلب نے آپ کا عقیقہ کیا اور اس تقریب میں تمام قریش کو دعوت دی اور محمد آپ کا نام تجویز کیا ۔ قریش نے کہا کہ اے ابوالحارث ” ابوالحارث عبدالمطلب کی کنیت ہے “ آپ نے ایسا نام کیوں تجویز کیا جو آپ کے آباؤ اجداد اور آپ کی قوم میں اب تک کسی نے نہیں رکھا ۔ عبدالمطلب نے کہا کہ میں نے یہ نام اس لیے رکھا کہ اللہ آسمان میں اور اللہ کی مخلوق زمین میں اس مولود کی حمد و ثنا کرے ۔

عبدالمطلب نے آپ کی ولادت سے پہلے ایک خواب دیکھا تھا کہ جو اس نام رکھنے کا باعث ہوا ۔ یہ کہ عبدالمطلب کی پشت سے ایک زنجیر ظاہر ہوئی کہ جس کی ایک جانب آسمان میں اور ایک جانب زمین میں اور ایک جانب مشرق میں اور ایک جانب مغرب میں ہے ۔ کچھ دیر کے بعد وہ زنجیر درخت بن گئی ۔ جس کے ہر پتہ پر ایسا نور ہے کہ آفتاب کے نور سے ستر درجہ زائد ہے ۔ مشرق اور مغرب کے لوگ اس کی شاخوں سے لپٹے ہوئے ہیں ۔ قریش میں سے بھی کچھ لوگ اس کی شاخوں کو پکڑے ہوئے ہیں اور قریش ہی میں سے کچھ لوگ اس کو کاٹنے کا ارادہ کرتے ہیں ۔ یہ لوگ جب اس ارادہ سے اس درخت کے قریب جاتے ہیں ۔ تو ایک نہایت حسین و جمیل نوجوان آکر انہیں ہٹا دیتا ہے معبرین نے عبدالمطلب کے اس خواب کی تعبیر یہ دی کہ تمہاری نسل سے ایک ایسا لڑکا پیدا ہو گا کہ مشرق سے لے کر مغرب تک لوگ اس کی اتباع کریں گے ۔ اور آسمان و زمین والے اس کی حمد و ثنا کریں گے ۔ اس وجہ سے عبدالمطلب نے آپ کا نام محمد ﷺ رکھا ۔ عبدالمطلب کو اس خواب سے محمد ﷺ نام رکھنے کا خیال پیدا ہوا ۔ اور حضرت آپ کی والدہ ماجدہ کو رؤیا صادقہ کے ذریعہ سے یہ بتلایا گیا کہ تم برگزیدۂ خلائق اور سید الامم کی حاملہ ہو ۔

إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ

ایک یہودی نے مہرِ نبوت دیکھی تو بیہوش ہو کر زمین پہ گر پڑا

ان کا نام محمدؐ رکھنا اور ایک روایت میں ہے کہ محمد اور احمد نام رکھنا کذا فی عیون الاثر ری بریدہؓ اور ابن عباسؓ کی روایت میں یہ ہے کہ محمد اور احمد نام رکھنا۔ خصائص کبریٰ ج۱

غرض یہ کہ صاحب الہام کے تقاطر اور رویائے صالحہ کے تواتر نے ماں اور دادا، احباب اور اقارب یگانہ اور بیگانہ سب ہی کی زبان سے وہ نام تجویز کرا دیے کہ جس نام سے انبیاء و مرسلین اس نبی امی فداہ نفسی وابی وامی کی بشارت دیتے چلے آرہے تھے۔ جس طرح حضرت عبدالمطلب کا تمام بیٹوں سے صرف آپ کے والد ماجد کا ایسا نام تجویز کرنا کہ جو اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو یعنی عبداللہ نام رکھنا الہامِ ربانی تھا اسی طرح آپ کا نام مبارک محمدؐ اور احمدؐ رکھنا یہ بھی بلاشبہ الہام ربانی تھا۔ جیسا کہ علامہ نووی نے شرح مسلم میں ابن فارس وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ حق تعالیٰ نے آپؐ کے گھر والوں کو الہام فرمایا اس لیے یہ نام رکھا۔ (شرح مسلم باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم) اور یہی دو نام حق جل شانہ نے قرآن کریم میں ذکر فرمائے ہیں

(۱) محمد رسول اللہ	محمدؐ، اللہ کے رسول ہیں۔
(۲) واذ قال عیسیٰ ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد	اور جس وقت کہ عیسیٰ بن مریم نے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں۔ توریت کا تصدیق کرنے والا جو مجھ سے پہلے نازل ہو چکی ہے اور اپنے بعد ایک آنے والے رسول

کی بشارت دینے والا۔ جن کا نام احمد ہوگا۔

مُحَمَّدٌ کا اصل مادہ حمد ہے۔ حمد اصل میں کسی کے اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ اور کمالات اصلیہ اور فضائل حقیقیہ اور محاسن واقعیہ کو محبت اور عظمت کے ساتھ بیان کرنے کو کہتے ہیں اور تحمید جس سے محمد مشتق ہے وہ باب تفعیل کا مصدر ہے۔ جس کی وضع ہی مبالغہ اور تکرار کے لیے ہوئی ہے۔ لہٰذا لفظ محمد جو تحمید کا اسم مفعول ہے۔ اس کے یہ معنی ہوں گے۔

کہ وہ ذات ستودہ صفات کہ جن کے واقعی اور اصلی کمالات اور محاسن کو محبت اور عظمت کے ساتھ کثرت سے بار بار بیان کیا جائے۔ اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم اور بعض کہتے ہیں کہ محمد کے معنی یہ ہیں۔ کہ جس میں خصائل حمیدہ اور اوصاف محمودہ علی وجہ الکمال پائے جاتے ہوں۔ امام بخاریؒ تاریخ صغیر میں فرماتے ہیں کہ علی بن زید سے مروی ہے کہ ابوطالب یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

وشق لہ من اسمہ لیجلہ
فذو العرش محمود وھذا محمد

(فتح الباری باب ما جاء فی اسماء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

یہ شعر حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دیوان میں بھی مذکور ہے۔ ممکن ہے کہ توارد ہو یا حضرت حسان بن ثابتؓ نے ابوطالب کے اس شعر پر تضمین کی ہو۔ واللہ اعلم (زرقانی شرح مواہب) احمد اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ بعض کے نزدیک اسم مفعول کے معنی میں ہے اور بعض کے نزدیک اسم فاعل کے معنی میں ہے۔

اگر اسم مفعول کے معنی لیے جائیں تو احمد کے یہ معنی ہوں گے۔ سب سے زائد ستودہ تو بے شک مخلوق میں آپؐ سے زائد کوئی ستودہ نہیں اور نہ آپؐ سے بڑھ کر سراہا گیا۔

اور اگر اسم فاعل کے معنی میں لیا جائے تو احمد کے یہ معنی ہوں گے کہ مخلوق میں سب سے زیادہ خدا کی حمد اور ستائش کرنے والے یہ بھی نہایت صحیح اور درست ہے۔ دنیا میں آپؐ نے اور آپؐ کی امت نے خدا کی وہ حمد و ثنا کی جو کسی نے نہیں کی۔ اسی وجہ سے انبیاء سابقین نے آپؐ کے وجود باجود کی بشارت احمد کے ساتھ اور آپؐ کی امت کی بشارت محامدین کے لقب سے دی ہے۔ جو نہایت درست ہے۔ اور اللہ نے آپؐ کو سورۃ الحمد عطا کی اور کھانے اور پینے اور سفر سے واپس آنے کے بعد اور ہر دعا کے بعد آپؐ اور آپؐ کی امت کو حمد و ثنا پڑھنے کا حکم دیا۔ اور آخرت میں بوقت شفاعت آپؐ پر من جانب اللہ وہ محامد اور حمد کی وہ تعریفیں منکشف ہوں گی کہ جو نہ کسی نبی مرسل پر اور نہ کسی فرشتہ پر منکشف ہوئیں۔ اسی وجہ سے قیامت کے دن آپؐ کو مقام محمود اور لواء حمد عطا ہوگا۔ اس وقت تمام اولین و آخرین جو میدان حشر میں جمع ہوں گے وہ آپؐ کی حمد و ثنا کریں گے۔ خلاصہ یہ کہ حمد کے تمام معانی اور انواع و اقسام آپؐ کے لیے خاص کر دیے گئے۔

بخاری اور مسلم میں جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے پانچ نام ہیں میں محمدؐ ہوں، میں احمد ہوں۔ میں ماحی ہوں۔ یعنی کفر کا مٹانے والا ہوں میں حاشر ہوں یعنی لوگوں کا حشر میرے قدموں پر ہوگا۔ یعنی سب سے پہلے میں قبر سے اٹھوں گا یا یہ معنی ہیں کہ آپؐ اس روز سب کے امام اور پیشوا ہوں گے۔ اور سب آپؐ کے محتاج ہوں گے اور میں عاقب ہوں یعنی تمام انبیاء کے بعد آنے والا بخاری ترمذی وغیرہ میں یہ لفظ ہیں۔ انا العاقب الذی لیس بعدی نبی میں عاقب ہوں یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ عاقب کے معنی یہ ہیں الذی ختم اللہ بہ الانبیاء جس پر اللہ نے انبیاء کا سلسلہ ختم فرمایا۔ سفیان فرماتے ہیں کہ عاقب کے معنی آخر الانبیاء ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بھی بہت نام ہیں مگر اس حدیث میں پانچ کی تخصیص غالباً اس لیے فرمائی کہ آپؐ کے مخصوص نام انبیاء سابقین کے صحیفوں میں زیادہ مشہور یہی پانچ نام ہیں۔

إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ

حضانت و رضاعت

ولادت باسعادت کے بعد تین چار روز تک آپ ؐ کی والدہ ماجدہ نے آپ ؐ کو دودھ پلایا پھر آپ ؐ کے چچا ابولہب کی آزاد کردہ کنیز ثویبہ نے آپ ؐ کو دودھ پلایا۔

آپ ؐ کے چچا ابولہب کو جب ثویبہ نے آپ ؐ کی ولادت باسعادت کی خوشخبری سنائی تو ابولہب نے اس خوشی میں اسی وقت ثویبہ کو آزاد کر دیا اور ثویبہ ہی نے آپ ؐ سے پیشتر آپ ؐ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی دودھ پلایا تھا۔ اس لیے حمزہ رضؓ آپ ؐ کے بھائی ہیں۔ اور آپ ؐ کے بعد ثوبیہ نے ابوسلمہؓ کو دودھ پلایا۔ زرقانی صفحہ ۱۳۸ ج ۱۔

ثویبہ کے بعد حلیمہ سعدیہ نے آپ ؐ کو دودھ پلایا۔

عرب میں یہ دستور تھا کہ شرفاء اپنے شیر خوار بچوں کو ابتداء ہی سے دیہات میں بھیج دیتے تھے تاکہ دیہات کی صاف و شفاف آب و ہوا میں ان کا نشو و نما ہو۔ زبان فصیح ہو اور عرب کا اصلی تمدن اور عربی خصوصیات ان سے علیحدہ نہ ہوں۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

تمعددوا وتمعززوا — معد بن عدنان کی ہیئت کو
واخشوشنوا — اختیار کرو اور شدائد پر صبر کرو۔ اور موٹا پہنو یعنی تنعم میں نہ پڑو۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ ؐ کی زبان نہایت فصیح ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اول تو میں قریش میں سے ہوں۔ اور پھر بنی سعد میں میں نے دودھ پیا ہے۔

اسی دستور کے مطابق ہر سال بنی سعد کی عورتیں شیر خوار بچوں کی تلاش میں مکہ آیا کرتی تھیں۔ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور بنی سعد کی عورتیں شیر خوار بچوں کی تلاش میں مکہ آئے میرے ساتھ میرا شوہر اور ایک میرا شیر خوار بچہ تھا۔ سواری کے لیے ایک لاغر اور دبلی گدھی اور ایک اونٹنی جس کا حال یہ تھا کہ ایک قطرہ دودھ کا اس سے نہ نکلتا تھا۔ کہ ہم بھوک کی وجہ سے رات بھر نہ سوتے بچہ کا یہ حال کہ تمام شب بھوک کی وجہ سے روتا اور چلاتا میرے پستانوں میں اتنا دودھ نہ تھا کہ جس سے بچہ سیر ہو سکے۔ کوئی عورت ایسی نہ رہی کہ جس پر آپ ؐ پیش نہ کیے گئے ہوں مگر جب یہ معلوم ہوتا کہ آپ ؐ یتیم ہیں تو فوراً انکار کر دیتی کہ جس کے باپ نہیں اس سے حق الخدمت ملنے کی کیا توقع کی جائے۔ مگر یہ کسی کو معلوم نہ تھا کہ یہ یتیم نہیں ہے بلکہ دُرِّ یتیم ہے اور یہ وہ مبارک مولود ہے کہ جس کے ہاتھوں قیصر و کسریٰ کے خزائن کی کنجیاں تقسیم ہونے والی ہیں۔ دنیا میں اگرچہ اس کا کوئی والی اور مربی اور حق الخدمت دینے والا نہیں مگر وہ رب العالمین جس کے ہاتھ میں تمام زمین اور آسمان کے بے شمار خزائن ہیں۔ وہ اس یتیم کا والی اور متولی ہے۔ اور اس کی پرورش اور تربیت کرنے والوں کو وہم و گمان سے زائد حق الخدمت دینے والا ہے۔

سب عورتوں نے شیر خوار بچے لے لیے صرف حلیمہ خالی رہ گئیں۔ جب روانگی کا وقت آیا تو حلیمہ کو خالی ہاتھ جانا شاق معلوم ہوا۔ یکایک غیب سے حلیمہ کے دل میں اس یتیم کے لینے کا نہایت قوی داعیہ اور شدید تقاضہ پیدا ہو گیا۔ حلیمہ نے اپنے شوہر سے جا کر کہا۔

واللہ لاذھبن الی ذلک الیتیم فلآخذنہ قال علیک عسی اللہ ان یجعل لنا فیہ برکۃ۔

خدا کی قسم میں ضرور اس یتیم کے پاس جاؤں گی اور ضرور اس کو لے کر آؤں گی۔ شوہر نے کہا اگر تو ایسا کرے تو کوئی حرج نہیں امید ہے کہ حق جل شانہ اس کو ہمارے لیے خیر و برکت کا سبب بنائے۔

برکت لغت میں خیر الٰہی کا نام ہے۔ یعنی اس خیر اور بھلائی کا نام ہے کہ جو براہ راست اللہ کی طرف سے نازل ہو اور اسباب ظاہرہ کو اس میں دخل نہ ہو کما فی المفردات للامام الراغبؒ

ایک حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ جل جلالہ فرماتے ہیں انا عند ظن عبدی۔ بندہ میرے ساتھ جیسا گمان کرتا ہے۔ میں اسی کے مطابق اس کے ساتھ معاملہ کرتا ہوں۔

حلیمہ اسی برکت کی امید پر آپ ؐ کو لے آئیں۔ اللہ نے اسی امید کے مطابق ان پر برکتوں کا دروازہ کھول دیا۔ بنی سعد کی اور عورتوں نے مخلوق سے طمع باندھی اور حلیمہ نے خالق سے امید باندھی۔ حلیمہ کہتی ہیں کہ اس مولود مسعود کا گود میں لینا تھا کہ پستان بالکل خشک تھے۔ اور دودھ سے بھر آئے۔ اتنا دودھ ہوا کہ آپ ؐ بھی سیراب ہو گئے اور آپ ؐ کا رضاعی بھائی بھی سیر ہو گیا۔ اونٹنی کا دودھ دوہنے کے لیے اُٹھے تو دیکھتے کیا ہیں کہ تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہیں۔ میں نے اور میرے شوہر نے خوب سیر ہو کر دودھ پیا۔ رات

شق صدر

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رضاعی بھائیوں کے ہمراہ بکریاں چرانے جنگل گئے ہوئے تھے کہ یکایک آپ ؐ کا رضاعی بھائی دوڑتا ہوا آیا کہ دو سفید پوش آدمی آئے اور ہمارے قریشی بھائی کو زمین پر لٹا کر ان کا شکم مبارک چاک کیا، اب اس کو سی رہے ہیں۔ یہ واقعہ سنتے ہی حلیمہؓ اور ان کے شوہر کے ہوش اُڑ گئے، افتاں و خیزاں دوڑے، دیکھا کہ آپ ؐ ایک جگہ کھڑے ہوئے ہیں اور چہرۂ انور کا رنگ فق ہے۔ حلیمہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے فوراً آپ ؐ کو چمٹا لیا اور پھر آپ ؐ کے رضاعی باپ نے آپ ؐ کو سینہ سے لگایا اور آپ ؐ سے دریافت کیا کہ کیا واقعہ تھا؟ آپ ؐ نے بیان فرمایا: حلیمہؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر گھر واپس آگئیں۔

نہایت آرام سے گذری۔ صبح ہوئی تو شوہر نے حلیمہ سے کہا:۔

تعلمی واللہ یا حلیمۃ لقد اخذت نسمۃ مبارکۃ۔

اے حلیمہ خوب سمجھ لو خدا کی قسم تو نے بہت ہی مبارک بچہ لیا ہے

اس پر حلیمہ نے کہا۔

واللہ انی لارجو ذلک۔ خدا کی قسم میں یقین سے کہتی ہوں کہ البتہ میں اللہ سے یہی امید رکھتی ہوں۔

اب قافلہ کی روانگی کا وقت آیا اور سب سوار ہو کر چل پڑے حلیمہ بھی اس مولود مسعود کو لے کر سوار ہوئیں۔ حلیمہ کی وہ دبلی پتلی سواری جس کو پیچھے چابک مار مار کر ہنکایا جاتا تھا وہ اب برق رفتار ہے اور کسی طرح تھامے تھمتی نہیں۔ اس وقت تو وہ ایک نئی کا مرکب بنی ہوئی ہے۔ ساتھ ساتھ والی عورتوں نے پوچھا، اے حلیمہ وہی سواری ہے عورتوں نے کہا کہ واللہ اس وقت تو اس کی شان ہی جدا ہے۔ اسی طرح ہم بنی سعد میں پہنچے۔ اس وقت بنی سعد کی سرزمین سے زیادہ کسی جگہ قحط نہ تھا۔ میری بکریاں جب شام کو چراگاہ سے واپس آتیں تو دودھ سے بھری ہوتی تھیں۔ اور دوسروں کی بکریاں بالکل بھوکی آتیں تھنوں میں دودھ کا ایک قطرہ نہ ہوتا۔ حلیمہ کہتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم کو اسی طرح خیر و برکت دکھلاتا رہا۔ اور ہم اسی طرح خیر و برکت کا مشاہدہ کرتے رہے۔ اسی طرح دو سال پورے ہو گئے تو میں نے آپ کا دودھ چھڑا دیا۔ جب دو سال پورے ہو گئے تو حلیمہ آپ کو لے کر مکہ آئیں تاکہ حضرت آمنہ کی امانت ان کے حوالے کریں مگر آپ کے وجود باوجود کی وجہ سے خداوند ذوالجلال کی جو برکتیں مبذول تھیں۔ اس وجہ سے حلیمہ نے حضرت آمنہ سے درخواست کی اس در یتیم کو اور چند روز میرے ہی پاس چھوڑ دیں۔ ان دنوں مکہ میں وبا بھی تھی ادھر حلیمہ کا غیر معمولی اصرار اس لیے حضرت آمنہ نے حلیمہ کی درخواست منظور کی اور آپ کو اپنے ہمراہ لے جانے کی اجازت دی حلیمہ آپ کو لے کر بنی سعد واپس آگئیں۔ چند ماہ گزرنے کے بعد آپ بھی اپنے رضاعی بھائیوں کے ساتھ جنگل میں بکریاں چرانے جانے لگے

تاجدارِ ختمِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیۂ مبارک

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد اور موزوں اندام تھے۔ رنگ سفید سرخ تھا۔ پیشانی چوڑی اور ابرو پیوستہ تھے۔ بینی مبارک درازی مائل، چہرہ ہلکا یعنی پر گوشت نہ تھا۔ دندان مبارک بہت پیوستہ نہ تھے۔ گردن اونچی، سر بڑا اور سینہ کشادہ اور فراخ تھا۔ سر کے بال نہ بہت پیچیدہ تھے نہ بالکل سیدھے تھے۔ ریش مبارک گھنی تھی، چہرہ

مرسلہ: احمد ندیم قاضی، ایبٹ آباد

کھڑا کھڑا تھا۔ آنکھیں سیاہ سرگیں اور پلکیں بڑی بڑی تھیں۔ شانوں پر گوشت اور مونڈھوں کی ہڈیاں بڑی تھیں۔ سینہ مبارک سے ناف تک بالوں کی ہلکی تحریر تھی۔ شانوں اور کلائیوں پر بال تھے۔ ہتھیلیاں پرگوشت اور چوڑی، کلائیاں لمبی اور پاؤں کی ایڑیاں نازک اور ہلکی تھیں۔ پاؤں کے تلوے بیچ سے ذرا خالی تھے۔ نیچے سے پانی نکل جاتا تھا۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اور خوبروئی کا بہت اثر تھا۔ حضرت عبداللہ بن سلام جو پہلے یہودی تھے۔ پہلے پہل جب چہرۂ اقدس پر نظر پڑی تو بولے "خدا کی قسم یہ جھوٹے کا چہرہ نہیں" جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ ایک صحابی ہیں ان سے کسی نے پوچھا آپ کا چہرہ تلوار سا چمکتا تھا بولے نہیں، ماہ و خورشید کی طرح" یہی صحابی روایت کرتے ہیں کہ ایک شب کو جب مطلع ابر تھا اور چاند نکلا تھا میں کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا اور کبھی چاند کو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے چاند سے زیادہ خوب رو معلوم ہوتے۔ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے کسی جوڑے والے کو سرخ (خط کے) لباس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے میں ایک خاص قسم کی خوشبو تھی۔ چہرۂ مبارک پر پسینے کے قطرے موتی کی طرح ڈھلکتے تھے۔ جسم مبارک کی جلد نہایت نرم تھی۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ نہایت کھلتا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ کا پسینہ موتی معلوم ہوتا تھا۔ میں نے دیبا اور حریر بھی آپ کی جلد سے زیادہ نرم نہیں دیکھے۔

شانوں کے بیچ میں کبوتر کے انڈے کے برابر خاتم نبوت (مہر نبوت) تھی۔ یہ بظاہر سرخ ابھرا ہوا سا گوشت تھا۔ صحیح مسلم اور شمائل ترمذی میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے بیچ خاتم نبوت کو دیکھا تھا۔ جو کبوتر کے انڈے کے برابر سرخ غدہ تھا۔

ایک اور روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ بائیں شانے کے پاس چند مساسوں کی مجموعی ترکیب سے ایک مستدیر شکل پیدا ہو گئی تھی، اس کو مہر نبوت کہتے ہیں۔ تمام صحیح روایات کی تطبیق سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دونوں شانوں کے درمیان ایک ذرا ابھرا ہوا گوشت کا ٹکڑا تھا۔ جس پر تل تھے۔ اور بال اگے ہوئے تھے۔ سر کے بال اکثر شانے پر لٹکتے رہتے تھے۔ فتح مکہ میں لوگوں نے دیکھا کہ شانے پر چار گیسو پڑے تھے۔

مشرکین عرب بالوں میں مانگ نکالتے تھے۔

باقی صفحہ ۲۶ پر

محمد حنیف ندیم

شیطان اور چیلے کے درمیان دلچسپ مکالمہ

خط و کتابت اور گرو کا اندازِ تخاطب

مرزا طاہر کو لاحق بیماریوں کے علاج کے لیے سوا لاکھ فقیری نسخہ

شیطان : ایں خانہ ہمہ آفتاب است ——— عوارضات تو موروثی ہیں، تمہیں معلوم ہو چکا ہے کہ تمہارے دادا جان مرزا غلام احمد قادیانی کو اسی قسم کی بیماریاں اور عوارضات تھیں لیکن کیا تم بتانا پسند کرو گے کہ تمہیں کیا کیا عوارضات ہیں؟

مرزا طاہر : جی ضرور بتاؤں گا؟

شیطان : اچھا بتاؤ!

مرزا طاہر : ضعفِ دماغ، ضعفِ دل، دورانِ سر، تشنجِ قلب، دق کا خطرہ ہے، ہسٹیریا، ایک دفعہ میرے ساتھ ایسا ہوا میں گھر میں اکیلا تھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی اور آسمان تک چلی گئی پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہو گئی۔ اس کے بعد باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے، بدن کے پٹھے کھنچ جاتے ہیں خصوصاً گردن کے پٹھے ——— اور سر چکراتا ہے ——— مراق، مالیخولیا الغرض میں کیا بتاؤں، بہت سے عوارض ہیں جو مجھے لاحق ہو چکے ہیں۔

شیطان : آہا ہا ہا ہا (زور کا قہقہہ) ارے طاہر! اگر واقعی یہ عوارضات تمہیں لاحق ہو چکے ہیں تو پھر تم دعوائے نبوت کے لیے بالکل فٹ ہو۔

مرزا طاہر : وہ کیسے؟

شیطان : تمہارے دادا جان مرزا قادیانی کو جب بے شمار عوارضات نے گھیر لیا تو پھر ہم نے ان سے نبوت کا دعویٰ کرا دیا۔ تو اب تم بھی دعویٰ کر دو ——— سمجھے کچھ؟

مرزا طاہر : میرے دادا جان کے ساتھ تو حکیم نور الدین، مولوی محمد علی، خواجہ کمال الدین وغیرہ بڑے ذی فہم اور صاحب الرائے بزرگ تھے۔ میرے ساتھ تو بدنام لوگوں کی ایک بھیڑ جمع ہے۔ ایسے میں میری نبوت کیسے چل سکتی ہے۔ انہوں نے اس دور میں قرآن سے ڈھونڈ ڈھونڈ کر ایسی آیتیں تلاش کر لی تھیں جن سے اجرائے نبوت کا مسئلہ ثابت ہو، میں کیا کروں گا؟

شیطان : تمہارے دادا جان کے ساتھ مجھے زیادہ محنت نہیں کرنا پڑی تھی اس لیے کہ میرے چیلے چانٹوں کا ایک گروپ اس کی امداد و اعانت اور راہنمائی کر رہا تھا، اور اس کی مدد کے لیے بڑے بڑے صاحب دماغ انگریز بھی تھے ——— تمہارے ساتھ تو میں خود ہوں گا اور تجھے کبھی تنہا نہیں چھوڑوں گا، سمجھے؟

مرزا طاہر : ٹھیک ہے جی اس مسئلے پر تو غور بعد میں ہو گا اب جو پریشانی مجھے لاحق ہے، اس کا ازالہ ہونا چاہیے!

شیطان : ٹھیک ہے، اپنی داستان پوری کرو؟

مرزا طاہر : ختم نبوت کانفرنس لندن اور ختم نبوت کے عالمی وفد کے دورے سے میرے پیروکاروں میں مایوسی اور بددلی پھیلتی جا رہی ہے۔ بہت سے افراد میری بیعت توڑ کر مجھ سے منہ موڑ چکے ہیں۔ اگر بیعت توڑنے والوں کا تناسب یہی رہا تو میرا کیا حشر ہو گا۔ آپ نے نبوت اور خلافت دے کر ہمارے خاندان پر احسان عظیم کیا تھا اور اس بہانے دولت سمیٹنے کے تجارتی گُر سکھائے تھے لگتا ہے کہ وہ تجارتی سلسلہ بند ہو جائے گا۔

شیطان : کیا یہ مایوسی پاکستان سے باہر پائی جاتی ہے یا پاکستان میں بھی ہے؟

مرزا طاہر : جی! پاکستان میں بھی ہے۔ وہاں ہمارے مرکز کی صورت حال بگڑتی جا رہی ہے۔

شیطان : اگر یہ صورت حال ہے تو پھر میں ربوہ جاتا ہوں کیونکہ اس سلسلہ کو جاری رکھنے کے لیے مضبوط مرکز کا وجود ناگزیر ہے

مرزا طاہر : تو پھر آپ ربوہ کب تشریف لے جا رہے ہیں؟

شیطان : میں سب کام چھوڑ کر ابھی جا رہا ہوں۔

مرزا طاہر : بجزو بجزو : بڑی بڑی مہربانی

گستاخی معاف : خط کے ذریعے بندہ کو یاد فرمایا، شکریہ

ربوہ پہنچ کر مرزا طاہر کے نام شیطان رجیم کا خط

عزیزم طاہر! سدا خوش رہو، آباد رہو

امید ہے کہ تم خیریت سے ہو گے۔ مجھے یہاں پہنچ کر تمہاری خیریت کی بہت زیادہ فکر رہی۔ میں جب تم سے الگ ہوا تو رات کو بارہ ایک بجے کے قریب تمہاری خیریت معلوم کرنے آیا تھا تم نیند کی حالت میں بھی اس طرح تڑپ رہے تھے جس طرح مچھلی بغیر پانی کے تڑپتی ہے۔ منہ سے کچھ بڑبڑا بھی رہے تھے، اور جھاگ بھی نکل رہی تھی میں نے اس وقت جگانا مناسب نہ سمجھا، تمہیں آرام کی اشد ضرورت ہے۔ اس لیے جتنا آرام کر سکو اتنا ہی تمہارے لیے بہتر ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری بھی وہی حالت ہو جائے جیسی تمہارے دادا جان کی ہوئی تھی کہ اٹھنے اٹھانے بیٹھنے کی تمیز جاتی رہی تھی۔ تمہارے والد مرزا محمود بھی دس سال تک کمرے کے اندر چارپائی سے لگے لیٹے رہے۔ اور بالآخر موت نے انہیں آگھیرا۔ بہرحال میں وعدے کے مطابق ربوہ پہنچا تھا۔ سو میں خیریت سے ربوہ تو پہنچ گیا ہوں لیکن یہاں معاملہ واقعی گڑبڑ ہے۔ تمہارے پیروکاروں پر بددلی اور مایوسی نے ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں۔ ختم نبوت والوں کی لندن عالمی کانفرنس کا ہوا اور پھر تمہارے جلسے میں شرکت کے لیے جانے والوں کا کراچی میں گرفتار ہونا گو انہیں جلد رہا کر دیا گیا تھا۔ تاہم ختم نبوت والوں کی کانفرنس اور تمہارے ساتھیوں کی گرفتاری کے یہاں برے اثرات ہیں۔ میری کوشش تو ہے کہ یہ اثرات ختم ہو جائیں۔ لیکن کامیابی کے امکانات معدوم نظر آتے ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ختم نبوت والوں کی کانفرنس یہاں بھی ہو رہی ہے۔ ہر طرف ختم نبوت کے اشتہارات لگے ہوئے ہیں۔ جن سے ربوہ میں

رعب داب سے تیرے مرید اور میرے پیروکار خاصے پریشان ہیں ان اشتہارات کو دیکھ کر تو میں خود پریشان ہو گیا مجھے تو ایسے لگتے ہیں جیسے ختم نبوت والوں نے ربوہ کے چاروں طرف ڈھول کا حصار کھینچ دیا ہو۔ پریشانی کی وجہ سے نہ تو ٹھہر سکتا ہوں اور نہ اس حصار کی وجہ سے ربوہ سے باہر نکل سکتا ہوں۔ حالت یہ ہے کہ

نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن

پیارے طاہر! اگرچہ تمہارے خاص نور نظر قرار دئے میری خوب آؤ بھگت اور خاطر مدارت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی مجھے انہوں نے ایوان خلافت میں ٹھہرایا، لیکن تمہارے ساتھ مخلص وہی افراد ہیں جو تمہارے خاص الخاص اور انجمن کے تنخواہ دار ہیں۔ ہم نے اکثر کے دلوں کو ٹٹول کر دیکھا عام گھروں کی سو گو اور گلی گلی گھروں میں یہ تکرار چل رہی ہے کہ ہم جس مذہب کے پیروکار ہیں یہ کوئی مذہب نہیں بلکہ مرزائیوں نے ہم سے روپیہ اینٹھنے کے لیے مذہب کا سوانگ رچا رکھا ہے۔ یہ تو تمہاری کمینگی ہے یہ تمہاری حیلہ بازی اور غلط حرکت کی وجہ سے ہوا کہ تم انہیں بے کسمپرسی کی حالت میں یکہ و تنہا چھوڑ کر چلے گئے ہو۔ تمہارا یہاں سے چپ چپا کے اور چھپ چھپا کے بھاگ جانا موضوع بحث بنا ہوا ہے۔ یہ مسئلہ غور طلب ہے، میرے وہاں آنے پر اس مسئلہ پر غور کیا جانے لگا، اسے ربوہ ختم نبوت والوں کی کانفرنس شروع ہو گئی۔ اگرچہ میں ایوان خلافت میں بیٹھا ہوں لیکن آواز صاف سنائی دے رہی ہے۔ کانوں کے پردے پھٹے جا رہے ہیں۔ اس کی تقریریں میرے دل و دماغ پر اس طرح لگ رہی ہیں جیسے شہاب ثاقب پڑ رہے ہوں۔ خیر کوئی بات نہیں ہو لینے دو کانفرنس ـــــ میں اس کے اثرات کم کرنے کی پوری کوشش کروں گا۔ میرا ایک چیلا لاہور رہتا ہے۔ وہ رسالہ نکالتا ہے۔ میرے اس سلسلہ کا جس کا میں نے تمہیں سربراہ بنایا ہے بہت ہی خیر خواہ ہے۔ جھوٹ بولنے میں اس کا جواب نہیں، میں نے اسے ہدایات بھجوا دی ہیں کہ وہ اپنے صحافیانہ اور دروغ گوئی فن کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہوئے لکھے کہ کانفرنس میں بعض روز تین سو کی نفری تھی۔ بس اس طرح تمہارے پیروکاروں پہ کانفرنس کے اثرات کم ہو جائیں گے۔

میرے پیارے عزیز! ایک بات ضرور کا تحریر کرنا چاہتا ہوں، کہ تم ایک خط اپنے پیروکاروں کے نام تحریر کرو جو خوشخبریوں، الہاموں اور اچھے اچھے خوابوں سے بھرپور ہو، اسے چھپوا کر اپنے پیروکاروں کے نام تقسیم کرو اس خط کی ایک ایک کاپی ہفت روزہ "لاہور" کے ایڈیٹر ثاقب زیروی کے نام، الفضل کے ایڈیٹر پیام شاہجہانپوری کے نام، کراچی میں روزنامہ امن اور مسرت ڈائجسٹ کے نام ضرور بھیجو۔ کہتے ہیں "دنیا بامید قائم" اس خط کی تقسیم اور اشاعت کے اچھے نتائج برآمد ہوں گے، سمجھ گئے نا بات اچھا تو میں اب اس خط کو نیک تمناؤں کے ساتھ سپرد ڈاک کرتا ہوں، فقط

تمہارا

ابلیس (ربوہ)

کاروانِ ختم نبوت

ہم نے ہر دور میں تقدیسِ رسالتؐ کیلئے
وقت کی تیز ہواؤں سے بغاوت کی ہے

—

توڑ کر سلسلۂ رسمِ سیاست کا فسوں
اک فقط نامِ محمدﷺ سے محبت کی ہے

—

ہم نے بدلا ہے زمانے میں محبت کا مزاج
ہم نے ہر دل کو نئی راہ و نوا بخشی ہے

—

مرحلے بند و سلاسل کے کئی طے کر کے
چہرۂ دار و رسن کو بھی ضیا بخشی ہے

—

حفیظ رضا پسروری

مرزا طاہر کا شیطان کے نام جوابی خط

مائی ڈیر آداب!

آپ کا مکتوب گرامی ملا! ہم نے تو پہلے ہی عرض کر دیا تھا کہ مایوسیاں چھا رہی ہیں، بددلی پھیلتی جا رہی ہیں، ہمارے سلسلہ کی بنیادیں ہماری بھی موت کے دن قریب نظر آتے ہیں ایسے میں دارالندوہ میں کوئی اجلاس بلائیں جس میں آپ کی موجودگی انتہائی ضروری ہے آپ کے بغیر تو ایک قدم چلنا بھی ہمارے لیے دشوار ہے ـــــ ہاں تو آپ کب تشریف لا رہے ہیں؟ پلیز! جلدی تشریف لایئے، اگر تاخیر ہو تو ابھی جواب مرحمت فرمایئے، فقط آپ کا ادنیٰ غلام

طاہر (امام جماعت)

خصوصیات خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا محمد یوسف نواں جنڈانوالہ

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

قرآن پاک کے تیسرے پارہ کے شروع میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں کہ ترجمہ:۔ یہ حضرات مرسلین ایسے ہیں کہ ہم نے ان میں سے بعضوں کو بعضوں پر فوقیت بخشی ہے۔ بعضے ان میں سے وہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ ہم کلام ہوتے ہیں۔ اور بعضوں کو ان میں بہت سے درجوں میں سرفراز کیا۔

اس آیت شریفہ کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع فرمایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم فرمایا۔ اور ان کے درمیان جتنے بھی انبیاء علیہم السلام دنیا میں تشریف لائے۔ سب اللہ تعالیٰ کے مقبول و محبوب ترین بندے اور رسول تھے۔ اس اجتماعی اور مشترکہ فضیلت کے باوجود بعض کو بعض پر انفرادی اور خصوصی مقام حاصل ہے۔ جو دوسرے انبیاء علیہم السلام کو حاصل نہیں۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہمکلامی کا شرف حاصل ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلعت الٰہی کا مرتبہ دیا گیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو حسن باطنی کے ساتھ حسن ظاہری کا بھی وافر حصہ بخشا گیا۔ اسی طرح خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایک نہیں بلکہ بے شمار ایسی خصوصیات اور امتیازی چیزیں عطا کی گئی ہیں۔ جو دوسرے انبیاء علیہم السلام کو حاصل نہیں۔ بلکہ دوسرے انبیاء علیہم السلام میں جو اوصاف علیحدہ علیحدہ تھے وہ تمام اوصاف محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ذات اقدس میں مجتمع تھے۔ قاسم العلوم و الخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے بھی ترقی کر کے فرمایا

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

اس جگہ قارئین کی خدمت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار امتیازی فضائل میں سے چند خصوصیات نذر قرطاس کی جاتی ہیں۔

دوسرے انبیاء پر فضیلت

وہ خصوصیات جن کو یہاں بیان کیا جائے گا دو حصوں میں منقسم ہیں۔

۱۔ وہ خصوصیات جو خاص خاص انبیاء علیہم السلام کے مقابلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہیں۔

۱۔ حضرت آدم علیہ السلام کو حجر جنت یعنی حجر اسود دیا گیا تھا جو بیت اللہ میں نصب ہے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روضۂ جنت عطا کیا گیا۔ جس کو آپؐ کی قبر مبارک اور منبر شریف کے درمیان رکھا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ترجمہ جو میری قبر اور میرے منبر کے درمیان ہے یہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے۔

۲۔ حضرت ابراہیمؑ کو مقام ابراہیم دیا گیا جس سے بیت اللہ کی دیواریں اونچی ہوئیں اور آپؐ کو مقام محمود عطا ہوا جس سے آپؐ کے درجات بلند ہوئے۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً ترجمہ: امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود دے گا۔

۳۔ حضرت یوسفؑ کو شطر حسن یعنی جزوی حسن دیا گیا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کل حسن بخشا گیا۔ جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ زنان مصر نے یوسفؑ کو دیکھا تو ہاتھ قلم کر بیٹھے اگر میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ پائیں تو دلوں کے ٹکڑے کر ڈالیں۔

۴۔ حضرت موسیٰؑ سے حق تعالیٰ نے کوہ طور اور وادیٔ مقدس میں کلام کیا۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتوں آسمان سے آگے سدرۃ المنتہیٰ سے بھی اوپر اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف حاصل ہوا۔

۵۔ حضرت موسیٰؑ نے بڑے شوق سے کہا رب ارنی انظر الیک۔ اے رب میں آپ کو دیکھنا چاہتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے لن ترانی کہہ کر درخواست رد کر دی مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو درخواست کے بغیر ہی خود اللہ رب العزت نے آسمانوں پر بلا کر دیدار کا شرف بخشا۔

۶۔ حضرت سلیمانؑ کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہوا کو مسخر کر دیا۔ وہ جب چاہیں جہاں چاہیں سیر کریں۔ مگر حضور علیہ السلام کے لیے ایسی سواری مسخر کر دی جس نے زمین کے ساتھ ساتھ ساتوں آسمانوں، سدرۃ المنتہیٰ حتیٰ کہ جنت کی بھی سیر کرا دی۔

۷۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو احیاء موتیٰ کا معجزہ دیا گیا جس سے مردہ جان زندہ ہو جاتا تھا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا معجزہ بخشا گیا جس سے صدیوں کے مردہ دل زندہ ہو گئے جاہل قومیں عارف و زاہد بن گئیں۔

۸۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حفاظت کے لیے جبرئیل علیہ السلام مقرر کیے گئے۔ لیکن حضور علیہ السلام کی نگرانی خود اللہ تعالیٰ نے فرمائی! ترجمہ: اور اللہ محفوظ رکھیں گے آپ کو لوگوں کے شر سے

ہوکے رہے جبرئیل دربان حضورؐ
خدا خود ہے نگہبان محمدؐ

چند اہم خصوصیات

۲۔ وہ خصوصیات جو اجتماعی طور پر تمام انبیاء علیہم السلام کے مقابلہ میں حضور علیہ السلام کو حاصل ہیں۔

۱۔ دیگر انبیاء کرام محض نبی ہیں لیکن حضور اکرمؐ خاتم الانبیاء ہیں تا آپؐ کے بعد سلسلۂ نبوت ختم ہے۔

ترجمہ: محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں پر ختم ہیں۔

۲۔ دوسرے انبیاء کرامؑ امام الامم تھے۔ مگر حضور علیہ السلام امام الانبیاء ہیں، شب معراج کا واقعہ ملاحظہ ہو۔

۳۔ تمام انبیاء علیہم السلام سے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی تسلیم کرنے کا عہد لیا تھا۔ (ترجمہ) اور جب اللہ نے عہد لیا انبیاء سے کہ جو کچھ میں تم کو کتاب اور علم دوں پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے جو مصدق ہو اس کا جو تمہارے پاس ہے۔ تم ضرور اس رسول پر اعتقاد لانا اور اس کی طرفداری بھی کرنا (القرآن)

۴۔ اور نبی خاص وقت یا خاص زمانے کے لیے نبی تھے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت میں زمانے یا وقت کی قید نہیں ہے آپ تمام کائنات کے نبی ہیں۔ (ترجمہ) نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر تمام لوگوں کے لیے۔

۵۔ تمام نبی متبوع امم ہیں لیکن حضور سرور کائنات متبوع الانبیاء ہیں۔ حدیث میں ہے کہ اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو ان کو میری اتباع کے بغیر کوئی چارہ ہی نہ تھا۔

۶۔ تمام انبیاء کرام اور باقی سب کائنات مخلوق ہے لیکن محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سبب تخلیق کائنات ہیں۔ ان کا صدقہ وجود کائنات ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ ہوتے تو نہ آدم کو پیدا کرتا اور نہ جنت و جہنم کو۔

۷۔ دوسرے انبیاء کرام کو نقص دین دیا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کامل دین دیا گیا۔ قرآن شریف میں ہے کہ آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی تمام نعمت تم پر پوری کر دی

۸۔ دیگر انبیاء علیہم السلام کو وقتی اور ہنگامی دین دیا گیا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دائمی دین دیا گیا۔ قیامت تک کیلئے۔

۹۔ باقی انبیاء علیہم السلام کو ایک ایک نماز دی گئی مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ نمازیں تحفۃً دی گئیں۔

۱۰۔ دوسرے انبیاء علیہم السلام کے لیے نمازوں کے لیے مقامات اور جگہیں مختص تھیں۔ جیسے صومعہ، کنیسہ وغیرہ لیکن صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پوری زمین کو سجدہ گاہ قرار دے دیا گیا۔ جہاں چاہیں سربسجود ہو سکتے ہیں۔

۱۱۔ دوسرے نبیوں کے لیے ایک نیکی کا اجر ایک ہی تھا۔ لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک نیکی کا اجر کم از کم دس مقرر کیا گیا ہے۔ (ترجمہ) جو ایک نیکی کرے گا اس کے دس گنا اس کے مثل ہیں۔

۱۲۔ باقی انبیاء کرام کو وقتی معجزات عطا کیے گئے اور وقت کے بعد ختم ہو گئے۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوامی معجزات ملے۔ آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔ لیکن آپ کا معجزہ قرآن موجود ہے اور موجود رہے گا۔

۱۳۔ دوسرے انبیاء علیہم السلام کو جو کتابیں دی گئیں ان کی حفاظت کا کوئی وعدہ نہیں تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑے ہی عرصے میں ان میں تحریف ہو گئی۔ مگر قرآن پاک کی حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے لی۔ (ترجمہ) بے شک ہم نے ہی ذکر یعنی قرآن نازل کیا۔ اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

۱۴۔ باقی انبیاء علیہم السلام کو روحانی معراج ہوا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جسمانی معراج نصیب ہوا۔

۱۵۔ دوسرے انبیاء کرام میں سے کسی کو دوسرے آسمان

چمڑے پر تحریر ایک مبارک مکتوب نبوی کا عکس

یہ مکتوب گرامی عمان کی مسجد میں محفوظ ہے جسے ہمارے ایک قاری نے ختم نبوت کے لیے ارسال کیا ہے ——— ادارہ

بسم الله الرحمن الرحيم
من محمد رسول الله
الى جيفر و عبد ابني الجلند
ى سلام على من اتبع الهدى
اما بعد فاني ادعوكما بداع
ية الاسلام اسلما تسلما
اني رسول الله الى الناس
كافة لانذر من كان حيا
ويحق القول على الكافرين
فانكما ان اقررتما بالاسلام
وليتكما وان ابيتما ان اسلما
وان ملككما زائل و خيلي
تحل بساحتكما وتظهر نبوتي
على ملككما

إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ

تک کسی کو میسر ہے اور ساتویں آسمان تک معراج ہوا، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش سے بھی اوپر جنت تک معراج کرایا گیا۔

۱۶۔ دوسرے انبیاء علیہم السلام کی امتیں ضلالت عامہ سے نہ بچ سکیں۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو اللہ تعالیٰ نے گمراہی عامہ سے بچنے کے لیے مطمئن کر دیا۔ "لا تجتمع امتی" اُمت گمراہی پر جمع نہ ہوگی۔ (الحدیث)

۱۷۔ بعض انبیاء علیہم السلام کی اُمم ضلالت عامہ کی وجہ سے معذب ہو کر ختم ہوگئیں۔ مگر امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو عذاب عام اور استیصال عام سے دائمی طور پر محفوظ کیا گیا۔ (ترجمہ) نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دے جب آپ ان میں موجود ہیں (القرآن)

۱۸۔ دوسرے انبیاء علیہم السلام کا قرآن پاک میں بعض ذکر کیا گیا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کا نام اپنے نام کے ساتھ ملا کر ذکر کیا۔

۱۹۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے دوسرے انبیاء علیہم السلام کی ذات ہی کا ذکر فرمایا ہے۔ مگر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضائے مبارکہ کا بڑے پیار و محبت سے تذکرہ فرمایا ہے۔ جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا تذکرہ فرمایا قد نری تقلب وجھک فی السماء (ترجمہ) تحقیق ہم دیکھتے ہیں آپ کے چہرے کے بار بار اٹھنے کو آسمان کی طرف۔ آنکھ کا ذکر فرمایا لا تمدن عینیک کہ آپ اپنی آنکھیں دنیا کے مال و متاع کی طرف نہ لگائیں۔ زبان کا ذکر فرمایا فانما یسرنا بلسانک کہ بے شک ہم نے آسان کر دیا اس قرآن کو آپ کی زبان پر۔ ہاتھ اور گردن کا ذکر فرمایا لا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک کہ آپ اپنے ہاتھوں کو گردن کی طرف بندھا ہوا نہ بنائیں بلکہ سخاوت کے لیے ہاتھ کھلا رکھیں۔ سینہ کا ذکر فرمایا الم نشرح لک صدرک کہ کیا ہم نے آپ کے سینہ مبارک کو کھول نہیں دیا یعنی فراخ کیا ہے۔ آپ کی پشت مبارک کا ذکر فرمایا ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک یعنی ہم نے آپ سے وہ بوجھ اتار دیا ہے جس نے آپ کی پشت کو توڑ دیا۔ قلب مبارک کا ذکر فرمایا۔ نزلہ علی قلبک کہ اس قرآن کو آپ کے قلب پر نازل کیا ہے۔ حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی اور عمر کا ذکر فرمایا۔ لعمرک انھم لفی سکرتھم یعمھون آپ کی عمر کی قسم ہے وہ اپنے نشہ میں حیران پھرتے ہیں۔

۲۰۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے دوسرے انبیاء علیہم السلام کا نام لے کر ان سے خطاب فرمایا بلا ترجمہ چند آیات پیش کی جاتی ہیں۔ آدم علیہ السلام کو خطاب فرمایا تو ارشاد ہوا کہ یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ، حضرت نوح علیہ السلام کو مخاطب فرمایا تو ارشاد ربانی ہوا کہ یا نوح اھبط حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق فرمایا یا ابراھیم اعرض عن ھذا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یوں خطاب فرمایا۔ یا موسیٰ انی اصطفیتک علی الناس، حضرت داؤد علیہ السلام سے یوں مخاطب ہوئے۔ یا داؤد انا جعلنٰک خلیفۃ فی الارض۔ حضرت زکریا علیہ السلام سے اس طرح کلام فرمایا یا زکریا انا نبشرک بغلام، اسی طرح حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کا نام لے کر فرمایا یا یحییٰ خذ الکتاب بقوۃ اور یا عیسیٰ انی متوفیک، مگر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ والسلام سے جب اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا تو آپ کی صفات کا ذکر فرمایا یہاں بھی چند آیات بلا ترجمہ بہ قارئین کی جاتی ہیں۔

(۱) یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک (۲) یا ایھا النبی انا ارسلنٰک شاھدا (۳) یا ایھا المزمل قم اللیل الا قلیلا (۴) یا ایھا المدثر قم فانذر۔

۲۱۔ دیگر انبیاء کرام نے اپنی مدافعت خود کی اور دشمنان حق کو خود ہی جواب دے کر اپنی برأت بیان کی۔ جیسے حضرت نوح علیہ السلام پر قوم نے ضلالت کا الزام لگایا تو خود ہی فرمایا یا قوم لیس بی ضلٰلۃ، یعنی اے قوم میں گمراہ نہیں ہوں قوم عاد نے حضرت ہود علیہ السلام پر کم عقلی کا الزام لگایا تو خود ہی فرمایا یقوم لیس بی سفاھۃ یعنی اے قوم میں کم عقل نہیں ہوں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر قوم نے شکست اصنام کا الزام لگا کر ایذا دینی چاہی تو خود حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہی توریہ کے ساتھ مدافعت فرمائی بل فعلہ کبیرھم ھذا۔ یعنی بلکہ یہ بت شکنی تو ان کے بڑے کا کام ہے۔ مگر حضور علیہ السلام کی طرف سے ایسے موقع پر مدافعت خود حق تعالیٰ نے فرمائی اور کفار کے طعنوں کی جوابدہی کر کے آپ کی برأت کا اعلان کیا۔ جیسے کفار مکہ نے آپ پر ضلالت اور گمراہی کا الزام لگایا تو حق تعالیٰ نے فرمایا۔ ما ضل صاحبکم وما غوی یعنی نہ تمہارا ساتھی گمراہ ہے اور نہ کج رو، کفار نے آپ صلی اللہ علیہ السلام کو بے عقل اور مجنون کہا، تو حق تعالیٰ نے فرمایا ما انت بنعمۃ ربک بمجنون یعنی تم اپنے رب کی دی ہوئی نعمتوں سے مجنون نہیں ہو سکتے کفار نے آپ کی وحی کو شاعری کہا تو فرمایا وما ھو بقول شاعر یعنی وہ قول کا شاعر نہیں ہے۔ نیز فرمایا وما علمنٰہ الشعر وما ینبغی لہ یعنی ہم نے انہیں شاعری کی تعلیم نہیں دی۔ اور نہ یہ ان کی شان کے مناسب تھا۔ اسی طرح کفار نے آپ کی پیشینگوئیوں کو کہانت کہا تو فرمایا وما ھو بقول کاھن

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم نے دنیا کو مسرتوں سے بھر دیا!!!

دوسرے انبیاء صرف نبی اور آپ خاتم الانبیاء ہیں

إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ

یعنی وہ کامیّن کا قول تجربہ ہے۔

وہ خصوصیات جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے دن حاصل ہوں گی۔

۱۔ امم سابقہ کی شفاعت صرف ان کے انبیاء کرام ہی کریں گے۔ لیکن اُمت محمدی کی شفاعت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ اس اُمت کے صلحا بھی کریں گے۔

۲۔ دوسرے انبیاء علیہم السلام کی اُمتیں نام اور ذات سے پہچانی جائیں گی۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت ذاتی علامات سے پہچانی جائے گی۔ کہ آپ کی اُمت کے اعضائے وضو نورانیت سے چمک رہے ہوں گے۔

قیامت کے دن کی اہم خصوصیات

۳۔ تمام نبی اور مخلوق روزِ محشر اپنی قبروں سے کھڑے ہوں گے تو حضور علیہ السلام پہلے شخص ہوں گے جو اول مبعوث ہوں گے (ترجمہ) کہ میں پہلا وہ شخص ہوں گا جس کی قبر کھلے گی۔

۴۔ قیامت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اول السابقین اور اول الشافعین ہوں گے۔ آنحضرت پہلے پل صراط عبور فرمائیں گے اور جنت کا دروازہ کھولیں گے اور سب سے پہلے آپؐ جنت میں داخل ہوں گے۔

۵۔ دوسرے انبیا علیہم السلام کو شفاعت صغریٰ کی اجازت ہوگی کہ اپنی اپنی امت کی شفاعت کریں لیکن آپؐ کو شفاعت کبریٰ حاصل ہوگی۔ اور تمام اقوام دنیا کی شفاعت فرمائیں گے

۶۔ جنت میں تمام امتوں کی چالیس صفیں ہوں گی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کی اسّی صفیں ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اولوالعزم پیغمبر سید المرسلین شفیع المذنبین رحمت العالمین حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت فرمانبرداری اور خلوص محبت نصیب فرمائے۔

آمین

خصائل نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور معاشرتی معاملات

مولوی فقیر احمد اعوان، دادو

(۱) جب آپ کے کان میں کوئی سرگوشی کرتا تو سر مبارک کو اس کے منہ سے جدا نہ فرماتے جب تک کہ وہ خود اپنی بات کہہ کر منہ نہ ہٹا لیتا۔

(۲) اگر کوئی مصافحے کے لئے آپ کا ہاتھ مبارک پکڑتا تو آپ اس کے ہاتھوں سے اپنا ہاتھ نہ نکالتے جب تک کہ وہ خود ہاتھ کو چھوڑ نہ دیتا۔

(۳) جب کوئی خطاب کے لئے آپ کی طرف رُخ کرتا تو آپ اپنے چہرہ مبارک کو اس کی طرف سے نہ پھیرتے جب تک کہ وہ خود اپنے منہ کو نہ پھیر لیتا۔

(۴) جب کوئی نیا اسلام لانے والا آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتا تو آپ اس کی تحسین کرتے ہوئے فرماتے حَسَنَةٌ حَسَنَةٌ یعنی بہت خوب بہت خوب۔

(۵) محبت زیادہ بے تکلفی کی علامت کے طور پر کبھی نام کو مختصر کر کے خطاب فرمایا کرتے جیسے اَبَاهُرَیْرَہ کو اَبَاهِرّ۔

(۶) جب کسی کے منہ سے ناشائستہ بات نکلتی یا کوئی نازیبا حرکت سرزد ہوتی تو آپ کبھی اس کا نام لے کر اس کو تنبیہ نہیں فرماتے بلکہ ایک عمومی صورت میں ارشاد فرماتے کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایسا کہتے یا ایسا کرتے ہیں۔

(۷) راستہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی سے ملاقات ہوتی تو آپ پہلے خود سلام کرنے کی کوشش فرماتے

(۸) اگر کوئی حاجت مند حاضر خدمت ہوتا تو جب تک وہ خود اُٹھ کر نہ چلا جاتا آپ مروّت کی وجہ سے خود نہ اُٹھتے

(۹) کبھی کسی گفتگو کرنے والے کی بات کو نہیں کاٹتے ہاں اگر وہ حق کے خلاف بات کرنے لگتا تو آپ اس کو منع کر دیتے یا خود اُٹھ کھڑے ہوتے۔

(۱۰) آپ دوست احباب کی طرف سے ہدیئے ضرور قبول فرماتے مگر اس کا بدلہ اتارنے کی بھی کوشش کرتے۔

(۱۱) رات کو کسی کے پاس تشریف لے جاتے تو ایسی آواز سے سلام کرتے کہ جاگنے والا سن لیتا اور سونے والا نہیں جاگتا۔

(۱۲) ملاقات کے وقت آپ کبھی معانقہ کرتے اور کبھی پیشانی پر بوسہ بھی دیتے۔

(۱۳) خاص معزز مہمانوں کی مہمان نوازی بنفس نفیس انجام دیتے

(۱۴) کھانے کی چیز کبھی تنہا تناول نہیں فرماتے بلکہ حاضرین کو شریک کرتے اور غیر حاضر کا حصہ رکھتے۔

(۱۵) کسی شخص کو اگر اتفاقاً آپ کے ہاتھ سے کوئی تکلیف پہنچ جاتی تو آپ اس کو بدلہ لینے کا حق دیتے اور کبھی اس تکلیف کے عوض اس کو کوئی چیز عنایت فرماتے۔

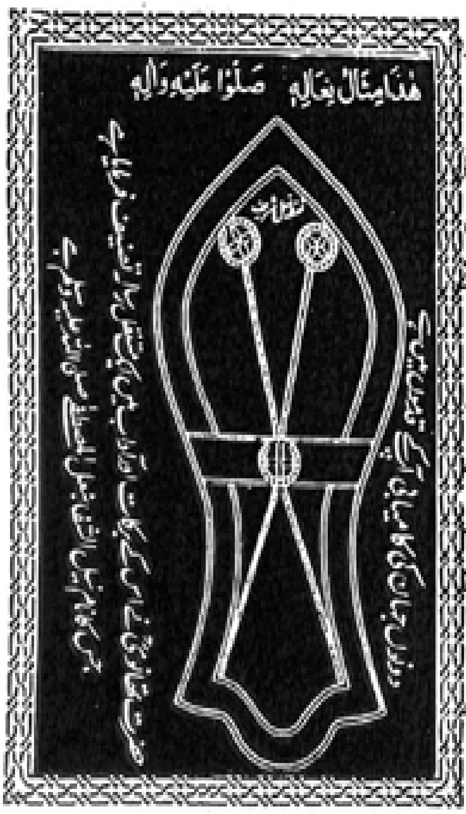

بزمِ ختمِ نبوت

ختم نبوت رسالہ چلتا پھرتا مجاہد ہے میں باقاعدگی سے اس کا مطالعہ کرتا ہوں میرے دوسرے بھائی بھی اس کو شوق سے پڑھتے ہیں۔ آخر میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو اس مذہبی کاوش پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آپ کے پائے استقامت میں کبھی لرزش نہ آنے پائے۔ آمین

(رشاد فیصل عثمان خوشاب)

انجمن سپاہ صحابہؓ بنی کلاں کا انتخاب

انجمن سپاہ صحابہؓ بنی کلاں تحصیل کوٹ مومن کے اجلاس میں مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے۔ سرپرست اعلیٰ حاجی غلام محمد صاحب، سرپرستان ملک سلطان محمود صاحب، حاجی محمد نواز صاحب، ملک رب نواز صاحب، ملک بشیر احمد صاحب، صدر محمد اقبال، نائب صدر ملک محمد حنیف، سعید احمد جنرل سیکرٹری، ملک احمد جوائنٹ سیکرٹری غلام رضا صاحب، سالار اعظم ملک غلام رسول صاحب، وزیر احمد فوجی، محمد حسین کریم بخش، ناظم نشر و اشاعت ملک محمد الیاس خازن محمد رمضان۔

بہت بڑی خدمت ہے۔

ہفت روزہ باقاعدگی سے پڑھتا ہوں۔ دینی محاذ پر یہ پرچہ بہت بڑی خدمت انجام دے رہا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

(زاہد محمود سویٹ شاپ کروڑ لعل عیسن)

علماء پر حملوں کی مذمت

خوشاب میں قاری سعید احمد اسعد اور مردان میں مولانا محمد یونس پر قاتلانہ حملہ قادیانیوں کی سوچی سمجھی سازش ہے جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ حکومت کو قادیانی سازشوں کا سختی سے نوٹس لینا چاہیے۔

(چوہدری محمد نواز / عبدالغفار کروڑ لعل عیسن)

پہاڑپور لیہ کا واقعہ پڑھ کر دکھ ہوا!

سب سے پہلے مردان کے غیور مسلمانوں کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں جنہوں نے ایک مرزائی کو نیست و نابود کیا اگر پورے ملک کے مسلمانوں میں ایسا جذبہ بیدار ہو جائے تو

انشاء اللہ قادیانیت کا جلد خاتمہ ہو جائے گا۔ شمارہ ۲۱ میں پہاڑپور ضلع لیہ کا توہین صحابہؓ کا واقعہ پڑھا دلی صدمہ ہوا اللہ تعالیٰ سے دعا ہی ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حکمرانوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ مکمل طور پر عظمت صحابہؓ کا تحفظ کر سکیں۔ نیز قاری سعید احمد صاحب آف خوشاب پر قادیانیوں کی طرف سے قاتلانہ حملہ نہایت ہی قابل مذمت ہے۔ میں اور میری جماعت کے رفقاء حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ قاری سعید احمد پر قاتلانہ حملہ کرنے والوں کو سخت سزا دی جائے۔ رسالہ ختم نبوت کے متعلق اتنا عرض کروں گا کہ ہر ہفتہ پرچہ ختم نبوت کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ آپ جس طرح قادیانی عزائم کو پیش کرتے ہیں وہ قابل صد ستائش ہے۔

محمد عبدالخالق صدیقی چک ۷۱ جنوبی سرگودھا۔

ہندو کے قبول اسلام کا واقعہ خوب تھا

رسالہ ہفت روزہ ختم نبوت ۱۰ تا ۱۶ اکتوبر پڑھا بہت ہی اچھا لگا جس میں ایک ہندو کا قبول اسلام کا واقعہ پڑھ کر بہت ہی خوشی ہوئی کہ ایسے لوگ بھی ہیں۔ اس کے بعد رسالہ بہت شاندار اور بہترین تھا میری طرف سے اس رسالہ نکالنے والوں کو دلی مبارک باد اور سلام قبول ہو!

(رمضان علی مغل بھاگٹانوالہ سرگودھا)

رسالہ چلتا پھرتا مجاہد ہے!

ہفت روزہ ختم نبوت مجھے بے حد پسند ہے اس کا ہر لفظ قیمتی ہے ختم نبوت کا اجراء جہاں قادیانیت کے منہ پر طمانچہ ہے وہاں اہل ایمان کے لئے باعث صد افتخار ہے

صدائے ختم نبوت نہایت شاندار ہے

اللہ رب العزت کا احسان ہے کہ جس نے آپ کو ختم نبوت کے نام سے رسالہ شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائی اللہ رب العزت آپ کی اس مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ ہفت روزہ ختم نبوت نے قادیانیت کا جس طرح سے تعاقب کیا ہے۔ اس کی ضرورت ایک عرصہ سے محسوس کی جا رہی تھی۔ اب یہ ضرورت کافی حد تک پوری ہو چکی ہے۔ جریدہ ختم نبوت کی اشاعت ثانی (سفید کاغذ اور موٹا کور) پہلے سے کہیں زیادہ دیدہ زیب ہے اور اسے مذہبی رسالوں میں ایک اہم مقام حاصل ہے۔ جریدہ ختم نبوت کے تمام سلسلے نہایت شاندار ہیں خاص طور پر صدائے ختم نبوت میں آپ جس طرح مرزائیت کی تردید اور حالات حاضرہ پر تبصرہ کرتے ہیں وہ نہایت ہی شاندار ہے۔ اللہ رب العزت آپ کو مزید ہمت عطا فرمائے کہ آپ مرزائیت کی تردید جاری رکھیں۔ (آمین)

امجد اقبال ساجد متعلم (بی اے) محلہ شیدا کا چھجہ

رسالہ بہت ہی خوب ہے!

آپ کا مشہور و معروف ہفت روزہ ختم نبوت نظر نواز ہوتا رہتا ہے۔ ماشاء اللہ اعدائے اسلام کی تردید میں یہ رسالہ بہت ہی خوب ہے۔ قادیانی حضرات اگر ضد و عناد کو چھوڑ کر حقائق کو تلاش کرنا چاہیں تو یہ رسالہ ان کا بہترین مدد و معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو مزید توفیق دے اور قادیانیوں کو راہ حق کی ہدایت عطا فرمائے۔ (آمین)

فقط، محمد امین مرزا۔ مانچسٹر

علماء پر قاتلانہ حملے، حکومت کا تساہل

آپ کے ہفت روزہ میں اداریہ پڑھ کر اس بات کا بے حد دکھ ہوا کہ قادیانیوں نے مسلمان علماء اور عوام پر قاتلانہ حملہ شروع کر دیا ہے۔ ویسے تو یہ اپنے آپ کو بہت معصوم ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اقوام متحدہ تک کو اپنے مگرمچھ کے آنسو کے ذریعہ موم کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن کیا یہ ظلم و ستم نہیں کہ مسلمانوں پر قاتلانہ حملہ محض اس وجہ سے کیا جائے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت کرتے ہیں اور اعدائے اسلام کے مکر و فریب آشکار کرتے ہیں۔ میری اپنے تمام دوستوں سمیت حکومت پاکستان سے گزارش ہے کہ خدارا اس کا نوٹس لیں۔ علماء کی حفاظت ہمارا فریضہ ہے۔ یہی لوگ دین حق کے پاسبان ہیں۔ اور انہی سے ہم رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ اگر حکومت پاکستان نے اس سلسلے میں تساہل سے کام لیا تو قادیانیوں کی جرأت میں مزید اضافہ ہوگا۔ اور وہ ہر طرح ملک میں آگ و خون کی ہولی کھیلتے رہیں گے۔

(غلام محمد، محمد صدیق، عبدالرشید گوندل، مانچسٹر)

مرزا قادیانی کی تصویر بے اختیار ہنسی چھوٹ گئی

ایک جگہ مرزا غلام احمد قادیانی کی تصویر پر نظر پڑ گئی۔ دیکھ کر بے اختیار ہنسی چھوٹ گئی، میرے ساتھ ایک دوست تھا اس نے پوچھا یار کیوں ہنس رہے ہو۔ میں نے اسے کہا اس تصویر کو دیکھ کر بے اختیار ہنسی آگئی۔ وہ بھی حیران ہوا وہ کہنے لگا کہ کون ہے مجنون یا مجذوب ہوگا میں نے کہا نہیں یہ اس کی تصویر ہے جو قادیانیوں کے اعتقاد کے مطابق مہدی، عیسیٰ، کرشن، بہادر سنگھ اور مہدی [illegible] بہت [illegible] بنا دیا [illegible] میرے دوست نے کہا یار کیوں مذاق کرتے ہو اس نے کہا کہ یہ تصویر تو پاگلوں کی لگتی ہے تم کہاں نبی بنا رہے ہو۔ میں نے کہا میں نہیں بلکہ قادیانی بنا رہے ہیں۔ اتنا سن کر وہ بھی بے اختیار ہنس دیا اور قادیانیوں کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے ہم ہنس رہے تھے۔ کاش کہ کوئی اس کی تصویر ہی ملاحظہ کر لے تو یہ پتہ چل جائے کہ نبی تو بے عیب ہوتا ہے۔ اور یہ آنکھوں سے عیب دار ہے۔

سعید احمد اولاڑا فورٹ

فوج اور قادیانی

یہ بات بڑے اچنبھے اور تعجب کی ہے کہ پاکستانی افواج کی تینوں شاخوں میں قادیانی اب بھی کلیدی عہدوں پر فائض ہیں۔ حتیٰ کہ پاکستانی فوج کے سیکرٹ (خفیہ) شاخوں میں بھی قادیانی موجود ہیں۔ جب سے جونیجو صاحب کی سیاسی حکومت آئی ہے یہ عام تأثر پایا جاتا ہے کہ قادیانیوں کے مزید پر پرزے نکلنے شروع ہو گئے ہیں، حال ہی میں مبینہ طور پر بحریہ کا سربراہ ایک قادیانی کو بنایا گیا ہے۔ ظفر اللہ قادیانی (جو کہ بدقسمتی اور مسلمانوں کی ناعاقبت اندیشی کی وجہ سے پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ بنا) نے بیرون ممالک میں پاکستانی سفارتخانوں میں قادیانی ٹھونس ٹھونس کر بھرے۔ ان قادیانیوں نے مزید قادیانیوں کو جگہ دی۔ آج بھی صورت حال یہ ہے کہ امریکہ میں مبینہ طور پر پاکستان کے سفیر پر قادیانی ہونے کا شبہ کیا جا رہا ہے۔ بہت سے قادیانی ایسے ہیں جو اپنے آپ کو قادیانی نہیں کہتے۔ ہمارے "بھولے بھالے" فوجی افسران یہ کہتے ہیں کہ جب کوئی اپنے آپ کو قادیانی نہیں کہتا تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ قربان جائیے ان کی سادہ لوحی پر اگر کوئی فوجی کسی دشمن ملک کا ایجنٹ بن جائے اور وہ کہے کہ میں اس ملک کا ایجنٹ نہیں ہوں تو کیا افسران مطمئن ہو کے بیٹھ جائیں گے؟ کیا اس کی تحقیقات نہیں کرائیں گے۔ اس کا اٹھنا بیٹھنا، اس کے تعلقات، اس کی خط و کتابت وغیرہ وغیرہ چیک نہ کریں گے۔ ستم بالائے ستم ان تحقیقاتی کمیٹیوں میں خود قادیانی موجود ہیں۔

۶۔ اس بات میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہے کہ قادیانی فتنہ ایک یہودی سازش ہے۔ پوری دنیا میں یہودی اس کی پوری پوری مدد کرتے ہیں۔ قادیانیوں کے ہندوؤں سے بھی خصوصی تعلقات ہیں۔ خصوصاً آنجہانی پنڈت جواہر لال نہرو سے بھی ان کے تعلقات مثالی تھے۔ جس طرح کذاب غلام احمد نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی ہے وہ ایک یہودی فتنے کے اثر سے ہی ممکن ہے۔ آج بھی اسرائیل میں قادیانیوں کے اسرائیلی حکومت کے یہودی عہدیداروں سے خوب گہرے تعلقات ہیں۔ ان حقائق کی روشنی میں ایک عام فرد کے ذہن میں بھی مندرجہ ذیل سوالات کا ابھرنا ایک فطری عمل ہے۔

۱۔ فوج جیسے حساس شعبے میں قادیانیوں کی موجودگی کیا اہم رازوں کو اسرائیل، بھارت، روس وغیرہ تک پہنچنے میں مدد نہ دے گی؟

۲۔ اہم رازوں کو دشمن کو منتقل کرنے سے پاک فوج کو اور بالخصوص پاک فوج کے جیالے سپاہیوں کو جو نقصان پہنچے گا اس کی ذمہ داری کس پر ہوگی؟

۳۔ ان اہم رازوں کی دشمن کو ترسیل کرنے سے

ڈاکٹر انوار الحق ایم بی بی ایس (امریکہ)

پاکستان کے شہریوں کو جو نقصان پہنچے گا۔ اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوگی۔

۴۔ قادیانیوں کی فوج اور سفارتخانوں میں موجودگی کیا ہمارے اہم فیصلوں پر اثر انداز ہوگی۔ کیا یہ دشمن اسلام کے ذریعے ایسی پالیسیاں اور فیصلے نہیں کرائے گا۔ جو کہ ملک کے لیے انتہائی نقصان دہ ثابت ہوں گے۔

۵۔ کیا فوج اور سفارتخانوں کے باشعور افراد منہ میں گھنگنیاں ڈالے بیٹھے رہیں۔

بعض افراد یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسلامی فوج نے لیا اوقات غیر مسلموں کو ملازمتیں دی ہیں، عام غیر مسلموں کو ملازمت دینے اور دشمنان اسلام کو جو کہ بڑی ڈھٹائی سے اسلام اور پاکستان کی جڑیں کاٹنے میں مصروف ہیں، بڑا فرق ہے۔ اپنے دشمنوں کو اپنے دفاعی نظام میں سرایت کرنے کی اجازت دینا ملکی اور اجتماعی خودکشی کرنے کے مترادف ہے۔ اعلیٰ افسران سے زیادہ اس بات کو کون سمجھ سکتا ہے۔؟

ضبط وترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

منت کا مسئلہ

ن۔ م۔

س: میں نے ایک سال قبل منت مانی تھی کہ اگر میں میٹرک کے امتحان میں پاس ہوگئی تو جس دن رزلٹ نکلے گا اسی روز ۱۰۰ نفل شکرانہ ادا کروں گی۔ اللہ کا شکر ہے کہ میں پاس ہوگئی لیکن سستی کی وجہ سے آج تک نفل ادا نہیں کیے مجھے پاس ہوتے ایک سال ہوگیا ہے اسی وجہ سے میرے سر پہ بہت بوجھ ہے خدارا میری مشکل آسان کر دیجئے اور مجھے بتائیں کہ میں اس کا کیا کفارہ ادا کروں۔

ج: بس نفلیں پڑھ لیجئے، یہی کفارہ ہے یہی شکرانہ اور اب تک جو تاخیر کی ہے اس پر استغفار کیجئے۔

س: جس طرح اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا اسی طرح عبادت کے لیے جنوں کو بھی پیدا کیا، جس طرح انسان کو موت واقع ہوتی ہے کیا جن کو بھی موت واقع ہوتی ہے اگر ہوتی ہے، تو کیا عزرائیل علیہ السلام ہی ان کی بھی جان نکالتے ہیں کیا ان پر بھی عذاب و ثواب ہوگا؟

ج: جنات پر بھی موت آتی ہے اور روح قبض کرنے کا محکمہ حضرت عزرائیل علیہ السلام ہی کے سپرد ہے جنات بھی مکلف ہیں اور عذاب و ثواب ان کے لیے بھی ہے۔

نام کھدوانا

محمد ارشد، کراچی

س: جب میں اسکول پڑھا کرتا تھا تو ہمارے راستے میں ایک نام کھودنے والے کی دکان تھی، جیسا کہ انگریز لوگ اپنے بازو وغیرہ پر نام یا کوئی اور چیز کھدواتے ہیں۔ میں نے بھی اپنے بازو پر نام کھدوالیا، براہ کرم بتائیں کہ نام کھدوانا اسلام میں کیسا ہے؟ نام کھدوانا گناہ تو نہیں اگر گناہ ہے تو اس کا کفارہ کیا ہے۔ بازو پر نام کھدا ہوا ہو تو کیا وضو اور نماز ہو جائے گی۔

ج: بدن کھدوانا حرام اور گناہ کبیرہ ہے، اس پر توبہ و استغفار کرنا چاہیے۔ وضو اور نماز درست ہے۔

بغیر داڑھی کے امامت

غلام مصطفیٰ خان، کراچی۔

س: کیا بغیر داڑھی کے امامت ہوتی ہے اگر ہوتی ہے تو کن صورتوں میں۔

ج: داڑھی منڈانے والا فاسق ہے اور فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔

س: میرے ایک ہم زلف ہیں۔ جن کے ماشاءاللہ چار بچے ہیں بڑے بچے کی عمر تقریباً ۱۳ سال ہے۔ وہ گھر پر ہی جماعت کرتے ہیں اور خود امامت کرتے ہیں جبکہ ان کی اپنی داڑھی نہیں ہے۔ کیا یہ طریقہ ٹھیک ہے۔

ج: اگر کبھی مسجد میں جماعت نہ ملے تو گھر میں جماعت کرا لینا درست ہے، لیکن مسجد کی جماعت قصداً چھوڑ دینا اور بغیر عذر کے گھر پر جماعت کرانے کی عادت کر لینا گناہ کبیرہ ہے۔

کتا نجس کیوں ہے

ایک صاحب، کراچی۔

س: کتا نجس کیوں ہے۔ جبکہ اور کسی جانور پر یہ حد کیوں نہیں لگی، کتے میں ایسی کون سی بات ہے کہ جو یہ نجس قرار دیا گیا ہے جبکہ اس کے برعکس اس میں کئی خصوصیات ہیں۔

ج: کتا اگر کسی کو کاٹ لے تو اس سے بدن میں زہر پھیل جاتا ہے اور وہ شخص باؤلے کتے کی طرح ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس میں خباثت و نجاست ہے۔ ہماری شریعت اس خباثت و نجاست سے بچانے کے لیے اس کو حرام قرار دیا۔ بلکہ بلا ضرورت اس کے پالنے کو بھی منع فرمایا ہے۔ کیونکہ یہ ایسی خباثت ہے کہ جہاں کتا ہو وہاں رحمت کا فرشتہ نہیں آتا۔

عدت کی حالت کا نکاح

محمد افراز خان، کراچی

س: فرض کیا ایک شخص "الف" ایک عورت "ب" سے ایسی صورت میں نکاح کرتا ہے کہ ابھی طلاق ہوئے صرف ۱۵ یا ۲۰ دن ہوتے ہوں۔ جبکہ عدت کی مدت تین حیض ہے۔ ایسی صورت میں کیا ان کا یہ نکاح صحیح ہے کہ نہیں۔

ج: عدت میں کیا گیا نکاح صحیح نہیں، فاسد ہے۔

س: مندرجہ بالا صورت میں مرد "الف" اور عورت "ب" نے نکاح کے بعد باقاعدہ ازدواجی تعلقات پورے کیے اور ان کی اولاد میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ وہ اپنے والد کی وراثت میں حصہ کے حقدار ہیں کہ نہیں نیز اس اولاد کی شرعی حیثیت کیا ہے۔ جائز ہے کہ ناجائز۔

ج: اولاد جائز ہے اور ان کی وراثت کی حقدار ہے۔

س: مندرجہ بالا صورت میں اگر عورت کا نکاح صحیح نہیں ہے تو کیا وہ اپنے خاوند کی وراثت میں حصہ کی حقدار ہے۔

ج: نکاح فاسد میں زوجین ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے۔

س: ایک بچہ کسی غیر مسلم، ہندو، عیسائی، یہودی کے گھر پیدا ہوتا ہے، مذہبی نقطہ نظر میں کیا اس بچے کا دین یا مذہب بھی وہی ہوگا جو اس کے والدین کا ہوتا ہے۔

ایک دوست سے میری اس مسئلہ پر بحث ہوگئی، ان صاحب کا استدلال یہ ہے کہ غیر مسلم کے گھر جنم لینے والے بچے کا کوئی مذہب نہیں ہوتا اور اگر وہ عالم طفولیت میں مرجاتا ہے تو وہ جنت میں جاتا ہے۔

ج: دنیوی احکام میں بچہ اپنے والدین کے تابع ہے۔ لہٰذا اس پر غیر مسلموں کے احکام جاری ہوں گے چنانچہ غیر مسلموں

باقی صفحہ ۲۹ پر

نقطۂ نظر

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری رسول اور اسلام ایک عالمگیر دین ہے

امام الزماں حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی فرماتے ہیں کہ دین اسلام کی ایک تو حکمتیں ہیں جو غیر متبدل ہیں جن کو دین کی اساس قرار دیا گیا ہے جو قرآن کریم سے اخذ کی گئی ہیں۔ اور کسی حالت میں تبدیل نہیں ہو سکتی۔ اور دوسری ہے اس کی شریعت یعنی قرآن کریم کی حکمتوں کا معاشرہ انسانی میں عمل نفاذ جس کے ذریعے اسلام معاشرہ انسانی میں ایک ایسا صالح نظام قائم کرنا چاہتا ہے جو ہر قسم کے ظلم و استحصال سے پاک ہو۔

اسلام چونکہ دنیاوی موت پر زندگی کو ختم نہیں مانتا بلکہ ثابت کرتا ہے کہ دنیا کی مادی زندگی سے ہی دراصل اُخروی زندگی پیدا ہوتی ہے جس کے نتیجہ میں انسان سزا و جزا کا مستحق قرار پا کر جنت یا دوزخ میں جائے گا۔ اس لئے اسلام چاہتا ہے کہ اجتماع انسانی کو ایسا پاکیزہ ماحول ملے جو اخلاقی برائیوں اور معاشی بدحالی، جبر و استحصال سے پاک ہو۔ تاکہ معاشرہ انسانی کے عام افراد اپنی انسانیت کو ترقی دے کر جنت میں داخل ہونے کے قابل بن سکیں۔ یعنی ہر شخص کو نیکی کرنا آسان اور برائی کرنا مشکل ہو۔

حکمت الٰہیہ

شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ حکمت الٰہیہ چاہتی ہے کہ معاشرہ انسانی شرک، بدعت اور گمراہی سے پاک ہو توحید خالص یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات پر انسانوں کا پختہ یقین ہو عبادات خاص اللہ کے لئے ہوں، معاشرہ، زنا، چوری ڈکیتی ہر قسم کی منشیات بشمول شراب اور قتل ناحق جیسے جرائم سے پاک ہو ہر ظلم مٹ جائے حق دار کو اس کا حق آسانی حاصل ہو۔

اسی طرح حکمت الٰہیہ چاہتی ہے کہ معاشرہ انسانی ہر قسم کے اقتصادی و معاشی استحصال سے پاک ہو۔ نہ اس میں کوئی قارون ہو اور نہ فرعون اور نہ ہی قیصر و کسریٰ یعنی کوئی بھی شخص یا انسانوں کا مختصر گروہ جو ذرائع پیداوار پر قبضہ کرکے انسانوں کو خدا کی پیدا کردہ نعمتوں سے یکسر محروم کر دے اور اپنی اقتصادی و معاشی برتری کے سبب اُن کا خدا

بشیر احمد رانا کراچی

بن بیٹھے جیسے فرعون وغیرہ بن بیٹھے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کا معاشی نظام اپنے بنیادی نظریے میں سرمایہ شکن نظام ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں کہ زمینداری و جاگیرداری سے ذخیرہ اندوزی اور پھر سرمایہ داری پیدا ہوتی ہے جس کے نتیجہ میں شہنشاہیت اور بالآخر اُلوہیت قائم ہو جاتی ہے یعنی انسانوں پر انسانوں کی خدائی، شاہ صاحب اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب معاشرہ انسانی میں بنیادی ضرورت کی اشیاء اور ذرائع پیداوار پر کسی مخصوص قلیل گروہ کا قبضہ ہو جائے تو عوام الناس اپنی ضروریات زندگی اور روزگار کے حصول کے لئے برسر اقتدار طبقہ کی چاپلوسی اور خوشامد شروع کر دیتے ہیں جو ترقی کرتے کرتے شرک کے درجہ تک پہنچ جاتی ہے یعنی عوام خدا کے بجائے اس برسر اقتدار طبقہ کو اپنا حاجت روا اور ضرورتوں کا پورا کرنے والا ماننے لگ جاتے ہیں جس کے نتیجے میں خدا پر انسانوں کا عقیدہ توحید کمزور سے کمزور تر ہوتا چلا جاتا ہے شاہ ولی اللہ کا کہنا ہے کہ خدا کے علاوہ کسی اور کو مرکز قوت مان لینا ہی دراصل شرک ہے جس کے نتیجہ میں حق گوئی و حق پرستی کا وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ خاتمہ ہو جاتا ہے اور رفتہ رفتہ لوگ ظلم برداشت کرنے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ یعنی بزدلی اور غیر اللہ کا خوف درحقیقت شرک سے پیدا ہوتا ہے اس کا مشاہدہ آج بھی سندھ اور پنجاب کے ایسے علاقوں میں کیا جا سکتا ہے جہاں بے زمین کسان اپنے زمیندار سے ایک قطعہ زمین کاشتکاری کے لئے حاصل کرتا ہے یا حاصل شدہ اراضی پر قبضہ رکھنے کے لئے مالک زمیندار کی خوشامد اور چاپلوسی اور طرح طرح سے اس کی بیگار کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ زمین اسی کی جو کاشت کرے۔ حضرت امام صاحب بٹائی وغیرہ کو ناجائز جانتے ہیں کیونکہ زمین کا اصل مالک تو اللہ ہے مقصد یہ کہ جب اسلام کا معاشی نظام بنایا جائے گا تو حکمت کے اعتبار سے سرمایہ شکن ہوگا۔ نہ کہ سرمایہ پرست یعنی سرمایہ پرستی کی ہر شکل کا خاتمہ اب اوپر بیان کی گئی اسلام کی حکمتوں کو حاصل کرنے کے لئے معاشرہ انسانی میں جو قوانین و ضوابط بنیں گے وہ اس کی شریعت کہلائے گی یعنی ان مقاصد کو حاصل کرنے کا مادی ذریعہ جیسا کہ اہل علم و فکر جانتے ہیں کہ کوئی بھی نظام خلاء میں معلق رہ کر نتائج پیدا نہیں کر سکتا۔ کامیابی کے لئے اس کو دنیا میں آکر اپنے مادی پیکر میں ظاہر ہونا پڑتا ہے۔ دراصل شریعت اسلام کا وہ مادی وجود ہے جس کے عملی نفاذ سے ہی وہ نتائج حاصل ہو سکتے ہیں جو حکمت الٰہیہ چاہتی ہے۔ میں نے ایک دن اپنے شیخ حضرت مولانا عبید اللہ انور سے جو اپنے عہد کے حضرت شاہ ولی اللہ کی تعلیمات اور اُن کے انقلابی فلسفے کے امام تھے پوچھا کہ عام شخص جو عالم نہیں کس طرح سمجھے کہ یہ قانون شرعی ہے غیر شرعی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ جو قانون مفاد عامہ میں ہو یعنی اجتماعی انسانی کے فائدے کے لئے بنایا گیا ہو وہ تو شرعی ہے اور جو اس کے خلاف کسی مخصوص قلیل گروہ کو فائدہ پہنچانے کیلئے بنایا گیا ہو وہ غیر شرعی۔ دراصل اسلام اجتماع انسانی کے مفادات اور ان کے تحفظ کا ضامن ہے۔

نہ کہ صرف مسلمانوں کے حقوق کا۔ کیونکہ اسلام کا پیغام ہی انسان دوستی خدا پرستی سے شروع ہوتا ہے اسلام کے نزدیک جو انسان دوست نہیں وہ خدا پرست بھی نہیں۔ بلکہ اسلام تو ایک قدم آگے بڑھ کر جانوروں یعنی ہر ذی جان کے حقوق اور تحفظ کی بات کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ دوم نے خطاب کرتے ہوئے ایک روز فرمایا تھا کہ مسلمانوں کے زیر انتظام علاقہ میں اگر ایک کتا بھی بھوکا مر گیا تو قیامت کے دن خلیفہ ہونے کے ناطے مجھ سے جواب طلبی ہوگی۔ حضرت محمد رسول اللہ خدا کے آخری نبی اور رسالت عالمگیر اور اسلام عالمگیر دین ہے۔ جو کل انسانیت کے ضمیر کا ترجمان ہے یہ کسی خاص گروہ یا قوم کا دین نہیں۔ جو قوم بھی اسے اپنا لے یہ اُسی کا دین ہے یہ دین فطرت ہے مسلمان کی حیثیت صرف اتنی ہے کہ وہ اسلام کے پیغام کو اقوام عالم میں پہنچانے والے اور ناواقفوں کو اس سے واقف کرانے والے ہیں۔ ان معنوں میں وہ حق کے علمبردار اور اسلام کے ترجمان ہیں۔ اب جو کوئی فرد یا قوم بھی ان کی مخالفت کرے گی تو وہ اس صالح نظام کی منکر یعنی کافر قرار پائے گی۔ جو اسلام کو معاشرہ انسانی میں پھیلنے اور نافذ العمل ہونے سے روکتی ہے اور اسی بناء پر حکمت الہیہ نے حق کے علمبرداروں یعنی مسلمانوں پر فرض کر دیا کہ ان تمام رکاوٹوں کو دور کریں۔ خواہ اس کے لئے اپنی جان و مال قربان کرنی پڑے۔ اسلام اپنے نہ ماننے والوں کے خلاف لڑائی کا حکم نہیں دیتا۔ بلکہ ان لوگوں کے خلاف جنگ کرنا فرض قرار دیتا ہے جو اس کے عملی نفاذ کی مخالفت کریں اور اس کی تعلیمات کو معاشرہ انسانی میں پھیلنے سے روکیں۔ اب جو جماعت یا قوم اس صالح نظام کو معاشرہ انسانی میں نافذ کرنے کے لئے جہاد و قتال کرے گی اس کا درجہ وہ اپنے اللہ تبارک و تعالیٰ سے پائے گی نہ کہ ان لوگوں سے۔ اسی لئے "حزب اللہ" کہلائے گی۔ یعنی اللہ کی جماعت۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما

مولانا خلیل احمد ہزاروی ایم اے کا معرکۃ الآراء خطبہ جمعہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما اور جمعیت اہل سنت والجماعۃ الدعوۃ والارشاد ابوظہبی کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا خلیل احمد ہزاروی نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عالمی وفد کے ہمراہ ڈنمارک کا دورہ فرمایا آپ نے کلگیری اسلامک سینٹر میں جمعہ کا خطبہ دیا۔ خطبہ عربی میں تھا۔ جس کا اردو ترجمہ ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے

خطبہ مسنونہ کے بعد آپ نے فرمایا قرآن مجید میں تین مضامین ایسے ہیں جن کو بنیادی حیثیت حاصل ہے (۱) توحید خداوندی (۲) رسالت ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم (۳) یوم آخرت پر ایمان۔

آج کے خطبہ کا موضوع حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت ہے۔

حضرات! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے عقیدہ کو اسلام میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خداوند کریم نے قرآن کریم میں ایک سو آیات میں اس موضوع پر بڑی وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ایک آیت بھی اس بابت نازل فرماتے تو وہ بھی کافی ہوتی لیکن اللہ جل شانہٗ نے اس موضوع کی اہمیت کے پیش نظر ایک دو آیات پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ پوری ایک سو آیات قرآنی نازل فرما کر قیامت تک آنے والی نسلوں کے سامنے اس مسئلہ کی حیثیت کو متعین فرمایا

پھر خود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ختم نبوت ہی کے موضوع پر مزید روشنی ڈالنے اور وضاحت کرنے کے لئے ایک سو تینتالیس احادیث شریفہ ارشاد فرمائیں اور امت پر ہر پیرایہ سے واضح فرمایا کہ ان کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

اور حضرات محترم! جہاں تک صحابہ کرامؓ، تابعین، تبع تابعین، آئمہ مجتہدین، مفسرین اور محدثین وغیرہ کے آثار و اقوال کا ختم نبوت کے موضوع سے تعلق ہے تو وہ بے شمار ہیں۔ غرض پوری امت کا سلف سے لے کر خلف تک، متقدمین، متاخرین سب کا اجماع رہا ہے اس بات پر کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی آنے والا نہیں ہے۔

لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق کہ "میری امت میں تیس دجال پیدا ہوں گے۔ سب کے سب یہ دعویٰ کریں گے کہ وہ نبی ہیں۔ لیکن میں آخری نبی ہوں، میرے بعد خدا کا کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا" آپؐ کی حیات طیبہ میں بعض لوگوں نے "نبوت" کا دعویٰ کیا۔ جن میں مسیلمہ کذاب سب سے زیادہ نمایاں تھا۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی یہ ملعون اپنے دعویٰ پر قائم رہا۔ حضرت ابوبکر صدیق مسلمانوں کے پہلے خلیفہ کے سامنے بے شمار مسائل پیش تھے۔ ہر طرف سے خطرات کے تاریک بادل چھائے ہوئے تھے۔ اور کفر و شرک کے وڈیروں نے اسلام اور مسلمانوں کو مٹانے کے خواب دیکھنے شروع کر دیئے تھے۔ لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُن تمام خطرات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے مسیلمہ کذاب کے فتنے کی بیخ کنی کی طرف سب سے زیادہ توجہ دینی ضروری سمجھی چنانچہ انہوں نے بدری قرآن کے حافظوں اور دوسرے عام صحابہ کرامؓ کا ایک لشکر جرار تیار کیا اور مسیلمہ کذاب کے خلاف اس کو روانہ کیا۔

حضور نبی اکرمؐ کے ان جان نثاروں پروانوں نے آپ کی عزت و ناموس پر ڈاکہ ڈالنے والے مسیلمہ کذاب کے لشکر پر تابڑ توڑ حملہ کر کے دشمن کے ۲۸ ہزار افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی طرف سے بارہ سو صحابہؓ نے جام شہادت نوش کر کے حضور نبی اکرمؐ کے ساتھ اپنی عقیدت اور جاں نثاری کا عملی ثبوت پیش فرمایا اور اس طرح اس فتنہ کی سرکوبی اور بیخ کنی کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ

دوسرے کاموں کی طرف متوجہ ہوسکے

ادعاء نبوت کا یہ سلسلہ ختم ہوا یہاں تک کہ انیسویں صدی عیسوی کے ابتداء میں ہندوستان میں قادیان نامی شہر میں غلام احمد نامی شخص نے دعوائے نبوت کیا۔ لیکن وہ اس دعوی تک کئی مراحل طے کرکے پہنچا اور اس نے تدریجی طور سے کئی دعوے کئے۔ ابتداءً اس نے اپنے مجدد ہونے پھر مہدی منتظر ہونے حضرت مسیح موعود ہونے کا پھر نبی اور رسول ہونے کا پھر تمام انبیاء ورسل علیہم السلام سے افضل ہونے کا اور آخر میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا دعویٰ کیا اور کہا کہ محمد رسول اللہ کی دو بعثتیں ہوئی ہیں ایک بعثت مکہ مکرمہ میں اور دوسری بعثت قادیان میں میرے جسم میں۔ اور چونکہ قادیانی نے اپنے آپ کو بعینہٖ محمد رسول قرار دیا لہذا اب اُن کے لئے کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں اور اسی وجہ سے غلام قادیانی کے بیٹے بشیر احمد ایم اے سے جب قادیانی کلمہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو اس نے جواب دیا کہ اگر ہم یہ عقیدہ رکھتے کہ غلام قادیانی محمد رسول اللہ کے علاوہ الگ انسان ہیں تب ہمیں الگ ایک نئے کلمہ کی ضرورت پیش آتی لیکن جب ہمارا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام قادیانی بعینہٖ محمد رسول اللہ ہیں تب ہمیں کسی کلمہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہم اسی کلمہ کو استعمال کرتے ہیں۔ البتہ محمد رسول اللہ سے مراد غلام احمد قادیانی لیتے ہیں۔

حضرات! قادیانی اس وقت جب بھی کلمہ پڑھتے ہیں تو وہ اس میں محمد رسول اللہ سے مراد محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم قطعاً نہیں لیتے بلکہ اس سے مراد غلام احمد قادیانی کو لیتے ہیں۔ تو یہ کیا یہ کلمہ طیبہ کی توہین نہیں ہے؟

حضرات! قادیانی فرقہ کے خلاف "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" نے تین تحریکیں پاکستان میں چلائی ہیں پہلی تحریک ۱۹۵۳ء میں چلائی تھی حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی قیادت میں جس میں دس ہزار نوجوانوں نے جام شہادت نوش کیا تھا۔ اور اس کے بعد ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء میں دو تحریکیں چلائی گئیں جس کے نتیجہ میں قادیانیت

قادیانیت پاکستان میں سکڑ رہی ہے

پوری قوم کا اجتماعی فیصلہ سامنے آیا اور پھر مرزا ناصر کے جانشین مرزا طاہر کو پاکستان سے خفیہ طریقہ سے بھاگ کر لندن آنا پڑا۔ اس وقت قادیانیت پاکستان میں سکڑ رہی ہے لیکن بیرون دنیا میں پھیلنے کی کوشش کر رہی ہے اس لئے تمام مسلمانوں کو ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے

حضرات! یہ نہ سمجھا جائے کہ یہ ہندوپاکستان کا فتنہ ہے۔ وہ دنیا میں ادیان کا کام بلکہ یہ پورے عالم اسلام کے لئے جان کا خطرہ ہے اس لئے کہ قادیانیت اور صیہونیت نے گٹھ جوڑ کرکے اسلام کے خلاف متحدہ طور سے سازشیں کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ قادیانیت کا ایک بہت بڑا مرکز "حیفا" اسرائیل کے اندر موجود ہے۔ جس سے عربی میں ایک ماہوار رسالہ "البشریٰ" کے نام سے جاری ہوتا ہے اور جس کو قادیانی ۳۵ اسلامی اور عرب ملکوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ نیز ۶۰۰ سو سے زیادہ قادیانی اسرائیل کے باقاعدہ فوج کے اندر شامل ہیں۔ جو عرب مسلمانوں کے خلاف اسرائیلی فوج میں رہ کر کام کرتے ہیں۔

اس لئے تمام مسلمانوں سے خاص طور سے کینیڈا میں رہنے والے مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ قادیانیوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں اور ان کے ساتھ مکمل بائیکاٹ کریں کہ یہی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا تقاضا ہے۔

وصلی اللہ علیہ وسلم

عالمی مجلس کے مرکزی راہنما مولانا خلیل احمد ہزاروی کی کنیڈا اور ڈنمارک میں مصروفیات

۱۔ حضرت مولانا خلیل احمد ہزاروی نے مذکورہ بالا خطبہ جمعہ کے دن "کلگیری اسلامک سینٹر" بتاریخ ۵ ستمبر دیا گیا ہے۔

۲۔ ۶ ستمبر کو بعد از عصر چوہدری عرفان صاحب کے گھر پر "کلگیری" میں خواتین کی خصوصی نشست میں رد قادیانیت پر بیان دیا اور خواتین پر زور دیا کہ وہ قادیانی خاندان سے تعلقات ختم کریں

نیز ۶ ستمبر کو بعد از مغرب "کلگیری" ہی میں ایک دوسرے مکان پر جمع شدہ حضرات سے اسی موضوع پر ڈیڑھ گھنٹہ بات کی گئی اور آخر میں سوالات کے جوابات دیئے گئے اور اسی مجلس میں فیصلہ ہوا کہ بہت جلد کلگیری میں بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شاخ کے قیام کا اعلان کر دیا جائیگا

۳۔ ۷ ستمبر کو بعد نماز ظہر "کلگیری اسلامک سینٹر" میں مولانا موصوف نے پہلے اردو میں اور بعد میں عربی میں حاضرین سے "رد قادیانیت" کے موضوع پر خطاب کیا۔

۴۔ ۸ ستمبر کو مولانا موصوف نے ایڈمنٹن میں مقامی ساتھیوں کو لے کر کئی گھروں میں مسلمان بھائیوں سے ملاقات کی اور ان کو قادیانیت کی اصل حقیقت سے آگاہ کیا۔ بعض مسلمانوں کے ہاں سے قادیانی لٹریچر بھی برآمد ہوا۔

۵۔ ۹ ستمبر کو بھی ایڈمنٹن میں وہ جناب عامر رشید صاحب کے ساتھ بہت سارے مسلمانوں کے گھروں پر گئے اور ہر گھر میں رد قادیانیت کے سلسلہ میں تفصیلی بات رکھی۔

۶۔ ۱۰ ستمبر کو بعد نماز مغرب "البرٹا یونیورسٹی" میں عرب طلباء اور دیگر عرب حاضرین سے رد قادیانیت کے

موضوع پر خطاب کیا۔ آخر میں اُن کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ ان عرب طلبہ اور حاضرین نے وعدہ کیا کہ وہ یہاں پر بھی اور اپنے اپنے ملکوں میں جا کر قادیانیت کے خلاف بھرپور مہم چلائیں گے۔

۱۲ ستمبر جمعہ کا خطبہ عربی میں "مینز توبا اسلامک سنٹر ونی پیگ" میں دیا۔ جس میں ختم نبوت کے عقیدہ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے قادیانیت کی حقیقت سے حاضرین کو آگاہ کیا گیا۔ جس کا نماز کے بعد انگریزی میں ترجمہ جناب ولید عراقی نے کیا۔

۸ر آج ہی کے دن نماز مغرب کے بعد "ونی پیگ یونیورسٹی" کے طلبا کے سامنے "مینز توبا اسلامک سنٹر" میں اُرحانی گھنٹہ قادیانیت کے خلاف بیان کیا اور اس کے بعد ان طلبہ کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

۸ ۱۳ر ستمبر کو مینز توبا اسلامک سنٹر میں بعد از مغرب اردو میں حاضرین کے سامنے بھی ردِ قادیانیت پر ڈیڑھ گھنٹے بیان ہوا اس کے بعد ان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے اس بیان میں کی تمام تفصیل ان کے بعض سوالات اور عقیدہ ختم نبوت کے اہم دلائل پیش کئے گئے۔

۱۴ر ستمبر کو بعد نماز ظہر یدکور سنٹر میں "نبوت کی شرائط" کے عنوان پر حاضرین سے خطاب کیا اُن کی شرائط نبوت کی روشنی میں مرزا غلام قادیانی کا تجزیہ کیا گیا کہ اس میں اس کی شرائط میں سے ایک شرط بھی نہیں پائی جاتی بلکہ ہر شرط کی ضد اس میں موجود ہے آج بھی سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

بقیہ : آپ کے مسائل

۔۔۔ نابالغ بچے کا جنازہ نہیں پڑھا جائے گا۔ رہا آخرت کا حکم تو اس میں کلام طویل ہے بعض اکابر کا ارشاد ہے کہ ہمیں اس پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں، بعض فرماتے ہیں کہ وہاں ان کا

امتحان ہوگا اور اکثر حضرات فرماتے ہیں۔ کہ وہ اہل جنت کے خدام ہوں گے۔

بقیہ ، صدائے ختم نبوت

رکھتے ، اخبارات کی پالیسی واضح ہے ، ریڈیو پاکستان سرکاری ادارہ ہے جس کو خبریں دینے میں احتیاط کرنا پڑتی ہے۔ لے دے کے عوام بی بی سی کا سہارا لینے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور بی بی سی چونکہ ایک سامراجی ادارہ ہے اس لئے وہ ایسی خبریں نشر کرتا ہے جس سے ہنگامہ آرائی فرو ہونے کی بجائے مزید بھڑک جائے ، حالیہ ہنگاموں میں بھی اس نے یہی رول ادا کیا اور ان ہنگاموں کو مہاجر پٹھان لڑائی کا رنگ دے دیا اس ہنگامہ آرائی کی وجہ خواہ کچھ ہو موجودہ صورت حال ملک کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے جس سے علیحدگی پسند قوتیں زور پکڑیں گی اور اس صورت حال سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گی۔ یا اس سے اسلام دشمن جماعتیں اور تنظیمیں فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گی کیونکہ ان کا مقصد ہی اسلام کو نقصان پہنچانا اور اسلام کو کمزور کرنا ہے مہاجر ہوں یا پٹھان ، سندھی ہوں یا پنجابی اور بلوچ یہ سب اسلام کے شیدائی اور سچے محب وطن ہیں اس لئے ہم سب کو اس ملک خصوصاً کراچی میں ایسی فضا قائم کرنی چاہیئے جس سے اخوت اور بھائی چارہ قائم رہے۔ ورنہ آج اگر یہاں مہاجر اور پٹھان کے مسئلہ کو ہوا دی گئی تو کل پنجابی ، سندھی ، بلوچی اور مہاجر کا مسئلہ بھی کھڑا ہو سکتا ہے۔ ہمیں بیروت (لبنان) کے حالات سے سبق سیکھنا چاہیئے بیروت کراچی کی طرح ہی کا ایک شہر تھا جہاں مختلف قومیتیں آباد تھیں ، جب قومی عصبیتوں نے سر اٹھایا تو جنگ و جدل تک نوبت پہنچ گئی جس کا سلسلہ اب تک جاری ہے اور بیروت جیسا ہنستا بستا شہر کھنڈرات میں تبدیل ہو چکا ہے۔ کراچی کے ہر شہری کو خواہ وہ مہاجر ہو ، پٹھان ہو ، پنجابی ، سندھی ہو یا بلوچی ہو ٹھنڈے دل و دماغ سے سوچنا چاہیئے کہ کیا وہ کراچی کو جسے منی پاکستان کہا جاتا ہے ، بیروت بنانا پسند کرے گا ؟

بقیہ : سیرت مبارکہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چونکہ کفار سے متاز ہیں

اہل کتاب کی موافقت پسند تھی اس لئے ابتداء میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اہل کتاب کی طرح بال چھوڑے رکھتے تھے۔ پھر مانگ نکالنے لگے۔ یہ شمائل ترمذی کی روایت ہے معلوم ہوتا ہے کہ جب مشرکین کا وجود نہ رہا تو ان کی مشابہت کا احتمال بھی جاتا رہا۔ اس لئے آخر زمانے میں مانگ نکالنے لگے۔

بالوں میں اکثر تیل ڈالتے تھے اور ایک دن بیچ کنگھی کرتے تھے۔ ریش مبارک میں گنتی کے چند سفید بال ہونے پائے تھے۔

بقیہ : قرآن سے صداقت

جب سب کھانے بیٹھے تو ایک قیدی نے آکر آواز دی اور اپنی مصیبت اور پریشانی کا اظہار کیا ، ان حضرات نے اس دن کی روٹیاں اس کو دے دیں اور خود فاقہ سے رہے جو تھے دن آیا تو روزہ نہ تھا لیکن کھانے کو بھی کچھ نہ تھا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں صاحبزادوں کو لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ، بھوک اور ضعف کی وجہ سے چلنا بھی مشکل ہو رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ تمہاری تکلیف اور تنگی دیکھ کر مجھے بہت ہی تکلیف ہوتی ہے۔ چلو فاطمہ کے پاس چلیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے ، وہ نماز پڑھ رہی تھیں ، بھوک کی شدت سے آنکھیں گڑ گئی تھیں ، پیٹ پیٹھ سے لگ رہا تھا ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے سینے سے لگایا ، اور حق تعالیٰ شانہ سے فریاد کی ، اس پر حضرت جبرئیل علیہ السلام سورۂ دہر کی آیات ویطعمون الطعام علی حبه مسکینا ویتیما واسیرا۔ لے کر آئے اور پروانۂ خوشنودی کی مبارکباد دی۔ علامہ سیوطیؒ نے درمنثور میں بروایۃ ابن مردویہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مختصراً یہ مضمون نقل کیا ہے کہ یہ آیتیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

"یاد رکھو! تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری آبرو تم پر اسی طرح حرام ہے، جیسے تمہارے اس شہر (مکۃ المکرمہ) میں آج کے دن حرمت ہے"

(خطبہ حجۃ الوداع سے ایک اقتباس)

اشتہار از بندۂ خدا

WEEKLY INTERNATIONAL KHATME-NUBBUWAT KARACHI
Registered No. M-166

نعت سرکارِ دو عالم

صلی اللہ علیہ وسلم

سارے عالم سے نرالی ہے مدینے کی فضا
جھومتی ہیں رحمتوں کی بدلیاں صبح و مسا

عرش بریں سے ندا آتی ہے ہر شام و سحر
اے مرے محبوب جو تیری رضا میری رضا

آپؐ ہیں احمدؐ محمدؐ آپ ہیں خیرالبشرؐ
آپ ہیں شمس الضحیٰ بدرالدجیٰ نورالہدیٰ

آپؐ کے فیضان سے روشن ہُوا سارا جہاں
دو جہاں میں آپ ہیں مرکزِ نور و ضیا

آپؐ کے انوار سے سب ظلمتیں ہیں مٹ گئیں
حق کی آمد سے زمانے میں ہُوا باطل فنا

کون کہتا ہے جہاں میں آپ کا سایہ نہ تھا
آپ کا سایہ تھا مومن کے لئے ظلِ ہُما

کس نے مزدوروں غریبوں کا کیا رتبہ بلند
کس کے فیضِ عام سے حبشی غلام آقا بنا

کس کی انگلی کے اشارے سے ہوا شق القمر
تلخ پانی پھر لعابِ دہن سے میٹھا ہُوا

آپ کی نظرِ کرم سے منتظرؔ ادنیٰ ادیب
شاعروں میں نعت خوانوں کا سرِ لشکر ہوا

حکیم محمد شریف خاں منتظر درانی،
کروڑ ضلع لیہ

مرسلہ، رانا محمد یوسف عزیز